هادی الناس فی رسوم الاعراس

۱۳۲۳ھ

رسوم شادی

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی قدس سرہ

تحقیق، ترجمہ، تحشیہ

محمد احمد مصباحی، صدر المدرسین فیض العلوم محمد آباد

المجمع الاسلامی مبارک پور

رضا کی تلوار لائبریری

9119466913

خالد رضا سنی حنفی رضوی

اگر تم علم نہیں رکھتے، تو اہل علم سے دریافت کرو (القرآن)

لائبریری میں کتب کی فرمائش لکھ کر کی جائے اس کے علاوہ کسی بھی قسم کی پوسٹنگ تصاویر تقاریر تحاریر آڈیوز ویڈیوز اشتہارات سوالات یا بحث مباحثہ کرنے کی سخت ممانعت ہے___

9702055283

last seen yesterd

سلسلۂ اشاعت نمبر

رسومِ شادی

نام تاریخی

ھَادِی النَّاسِ فِی رُسُوْمِ الْاَعْرَاسِ

۲۳ ھ ۱۳

از
اعلیحضرت امام احمد رضا قادری بریلوی
قدس سرہ
۱۲۷۲ھ ـــــ ۱۳۴۰ھ

ترتیب، تحشیہ، ترجمہ

(مولانا) محمد احمد صاحب مصباحی
رکن المجمع الاسلامی مبارکپور۔ صدر المدرسین فیض العلوم محمد آباد

شائع کردہ

مجلس اشاعت طلبۂ فیض العلوم محمد آباد گوہنہ ضلع اعظم گڈھ

اشاعت ۱۴۰۶ھ محرم۔ اکتوبر ۱۹۸۵

سلسلۂ اشاعت نمبر

کتاب ——— رسوم شادی
اصل نام (تاریخی) ——— ہادی الناس فی رسوم الاعراس
تصنیف ——— اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ
ترتیب و ترجمہ ——— مولانا محمد احمد مصباحی
کتابت ——— ظفر الاسلام ادروی ۔ فیض العلوم محمد آباد
طباعت ——— نامی آفسیٹ پرنٹرس ۱۳۶ چاندنی محل دہلی
اشاعت دوم ——— ۱۴۰۳ھ / ۱۹۸۳ء
صفحات ——— ۴۸ قیمت ۳/-

ملنے کے پتے

(۱) مولانا محمد احمد صاحب مصباحی مدرسہ فیض العلوم ۔ محمد آباد گوہنہ ضلع اعظم گڈھ
(۲) حق اکیڈمی مبارک پور ضلع اعظم گڈھ
(۳) مکتبۂ الحبیب ۔ ۱۴۰ اتر سُیّا ۔ الہ آباد ۔
(۴) مکتبۂ غریب نواز ۔ اٹالہ ۔ الہ آباد ۔
(۵) رضوی کتاب گھر ۔ غیبی پیر روڈ ۔ بھیونڈی ۔ مہاراشٹر
(۶) مکتبۂ لطیفیہ ۔ مومن پورہ ۔ ناگ پور
(۷) مکتبۂ انوار المصطفیٰ 6/75 - 2 - 23 مغل پورہ ۔ حیدر آباد
(۸) رضا بکڈپو ۔ مدرسہ فیض الغربا ۔ آرہ بہار
(۹) مولانا مبین الہدیٰ نورانی ۔ باری مسجد ۔ آزاد نگر ۔ جمشید پور ۔ بہار

هادی الناس فی رسوم الاعراس

لوگوں کا رہنما
شادیوں کی رسموں کے بارے میں

۲۳ ھ ۱۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔

مسئلہ (۱) از کانپور، مدرسہ فیض عام، مرسلہ مولوی احمد حسن صاحب ۲۱ جمادی الاولیٰ ۱۳۱۲ھ
کیا فرماتے ہیں علمارِ دین اس مسئلہ میں کہ ہمارے دیار میں اسطرح کا رواج ہے کہ شادی کے دن طرح بہ طرح کا تماشا کرتے ہیں۔ یعنی آتشبازی و بندوق، اور گانا بجانا، اور لکڑی کھیلنا وغیرہ۔ یہ سب سامان کے ساتھ نوشاہ کو پالکی پر سوار کر کے تماشا کرتے ہوئے دولہن کے مکان میں جاتے ہیں۔ آیا یہ سب امور مذکورہ بحسب شرع شریف کے، جائز ہوگا یا نہیں؟ بقط

الجواب

نوشہ کو پالکی میں سوار کرنا، مباح و جائز ہے۔ لِاَنَّہٗ مِنَ الرُّسُوْمِ العَادِیَۃِ الَّتِیْ لَا مَغْمَزَ فِیْہَا مِنَ الشَّرْعِ [۱]

اور لکڑی پھینکنا، بندوقیں چھوڑنا اور اس قسم کے سب کھیل جائز ہیں جب کہ اپنے یا دوسرے کی مضرت کا اندیشہ نہ ہو، اور ان سے مقصود کوئی غرض محمود۔ جیسے فن سپہ گری کی مہارت ہو، نہ محض لہو و لعب۔ لِاَنَّہَا مِنْ جِنْسِ النِّضَالِ الْمُسْتَثْنٰی فِی الْحَدِیْثِ [۲]
اگر صرف کھیل کو د مقصود ہو تو مکروہ۔

---

[۱] کیونکہ یہ ان رسوم مروجہ سے ہے جسکے بارے میں شرع سے کوئی اشارۂ طعن نہیں ۱۲ مترجم۔
[۲] کیونکہ یہ اس مقابلۂ تیراندازی کی جنس سے ہے جسکو حدیث میں جائز اور مستثنیٰ کیا گیا ہے ۱۲ م

فِی الدُّرِّ الْمُخْتَارِ :- کُرِہَ کُلُّ لَھْوٍ، لِقَوْلِہٖ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کُلُّ لَھْوِ الْمُسْلِمِ حَرَامٌ اِلَّا ثَلٰثَۃً، مُلَاعَبَتُہٗ اَھْلَہٗ، وَتَادِیْبُہٗ لِفَرَسِہٖ وَمُنَاضَلَتُہٗ بِقَوْسِہٖ. اھ۔

وَفِی رَدِّ الْمُحْتَارِ :- فِی الْجَوَاھِرِ قَدْ جَاءَ الْاَثَرُ فِی رُخْصَۃِ الْمُصَارَعَۃِ لِتَحْصِیْلِ الْقُدْرَۃِ عَلَی الْمُقَاتَلَۃِ دُوْنَ التَّلَھِّیْ۔ فَاِنَّہٗ مَکْرُوْہٌ۔ اھ۔ وَالظَّاھِرُ اَنَّہٗ یُقَالُ مِثْلُ ذٰلِکَ فِی تَادِیْبِ الْفَرَسِ وَالْمُنَاضَلَۃِ بِالْقَوْسِ، ط۔ اھ۔

وَفِیْہِ عَنِ الْقُھُسْتَانِیِّ عَنِ الْمُلْتَقَطِ :- مَنْ لَعِبَ بِالصَّوْلَجَانِ یُرِیْدُ الْفُرُوْسِیَّۃَ یَجُوْزُ۔ اھ۔

وَفِی الدُّرِّ :- الْمُصَارَعَۃُ لَیْسَتْ بِبِدْعَۃٍ اِلَّا لِلتَّلَھِّیْ فَتُکْرَہُ. برجندی اھ

وَفِیْہِ :- وَکَذَا یَحِلُّ کُلُّ لَعِبٍ خَطِرٍ لِحَاذِقٍ تَغْلِبُ سَلَامَتُہٗ کَرَمْیٍ لِرَامٍ وَصَیْدٍ لِحَیَّۃٍ وَیَحِلُّ التَّفَرُّجُ عَلَیْھِمْ حِیْنَئِذٍ اھ۔

وَفِیْہِ :- عِنْدَ عَدِّ الْمُبَاحَاتِ: وَالسِّبَاحَۃُ وَالصَّوْلَجَانُ وَالْبُنْدُقُ وَرَمْیُ الْحَجَرِ وَاِشَالَتُہٗ بِالْیَدِ وَالشِّبَاکُ وَالْوُقُوْفُ عَلٰی رِجْلٍ۔ اھ۔

فِی الشَّامِیَّۃِ :- اَلْبُنْدُقُ اَیْ

(درمختار میں ہے :- ہر کھیل مکروہ ہے اسلئے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے مسلم کا ہر لہو حرام ہے مگر تین ① اسکا اپنی بیوی سے کھیل کرنا ② اپنے گھوڑے کو سدھانا ③ اپنی کمان سے تیراندازی کرنا ۱۲ مترجم۔

(ردالمحتار میں ہے :- جواہر میں ہے کہ لڑائی پر قدرت حاصل کرنے کی خاطر کشتی کی رخصت حدیث میں آئی ہے۔ کھیل کے طور پر ہو تو نہیں کہ یہ مکروہ ہے۔ اھ۔ اور ظاہر ہے کہ گھوڑے کو سدھانے اور تیراندازی میں بھی یہی بات کہی جائے گی۔ اھ مترجم)

(اسی شامی میں بحوالہ قہستانی از ملتقط منقول ہے جو شہ سواری میں مہارت کی خاطر چوگان (بنیٹھی) کھیلے تو جائز ہے۔ اھ۔ مترجم)

درمختار میں ہے :- کشتی لڑنا بدعت نہیں مگر کھیل کے طور پر ہو تو مکروہ ہے۔ برجندی۔ اھ م

اسی میں ہے :- یونہی جائز ہے ہر خطرناک کھیل ایسے ماہر کیلئے جسکی سلامتی کا غالب گمان ہو جیسے تیرانداز کیلئے تیراندازی اور سانپ کا شکار، اور اس حالت میں ان پر تفریح کرنا ان کے فن کا۔ تماشا دیکھنا بھی جائز ہے۔

اسی میں مباحات شمار کراتے وقت ان چیزوں کو بھی شمار کیا ہے :- تیراکی، چوگان، غلیل کی گولی، پتھر پھینکنا، اسے ہاتھ سے اٹھانا، پنجہ آزمائی، ایک پاؤں پر کھڑا ہونا۔ اھ مترجم

شامی میں ہے "بندق" یعنی مٹی سے بنی ہوئی گولی

اَلْمُتَّخَذُ مِنَ الطِّیْنِ ط۔ وَمِثْلُہُ الْمُتَّخَذُ مِنَ الرَّصَاصِ۔ (طحطاوی) اور اسی کے مثل ہے سیسے کی گونی ۱۲۔ مترجم

آتشبازی جس طرح شادیوں اور شب برات میں رائج ہے بیشک حرام اور پورا جرم ہے، کہ اس میں تضییع مال[1] ہے۔ قرآن مجید میں ایسے لوگوں کو شیطان کے بھائی فرمایا۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی:۔ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا o اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ ط وَکَانَ الشَّیْطٰنُ لِرَبِّہٖ کَفُوْرًا o (اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔ اور فضول نہ اڑا۔ بیشک اڑانے والے شیطانوں کے بھائی ہیں۔ اور شیطان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے ٥ کنزالایمان پ۱۵ ع ۳)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی کَرِہَ لَکُمْ ثَلَاثًا، قِیْلَ وَ قَالَ، وَاِضَاعَۃَ الْمَالِ، وَکَثْرَۃَ السُّؤَالِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ عَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔ (بیشک اللہ تعالیٰ نے تین چیزیں تمہارے لئے ناپسند رکھیں۔ ① قیل وقال (بیکار گفتگو) ② بربادی مال ③ کثرت سوال ۔۔ اس حدیث کو امام بخاری نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ص ۲/۱۲ مترجم)

شیخ محقق، مولانا عبدالحق محدث، مَا ثَبَتَ بِالسُّنَّۃ میں فرماتے ہیں۔

مِنَ الْبِدَعِ الشَّنِیْعَۃِ مَا تَعَارَفَ النَّاسُ فِیْ اَکْثَرِ بِلَادِ الْھِنْدِ مِنِ اجْتِمَاعِھِمْ لِلَّھْوِ وَاللَّعِبِ بِالنَّارِ وَاِحْرَاقِ الْکِبْرِیْتِ اھ۔ مختصرًا۔ (بہت بری بدعتوں میں سے ہے جو اکثر بلاد ہند میں متعارف ہے کہ لوگ آگ سے کھیل تماشا کے لئے اکٹھا ہوتے ہیں۔ اور پٹاخے چھوڑتے ہیں۔ اھ مختصرًا ۱۲۔ مترجم)

اسی طرح یہ **گانے باجے** کہ ان بلاد میں معمول و رائج ہیں، بلاشبہ ممنوع و ناجائز ہیں خصوصًا وہ ناپاک ملعون رسم کہ بہت خرانِ بے تمیز، احمق جاہلوں نے شیاطین ہنود، ملاعین بے بہبود سے سیکھی یعنی **فحش گالیوں کے گیت گوانا**، اور مجلس کے حاضرین وحاضرات کو لچھےدار سنانا، سمدھیانہ کی عفیف پاک دامن عورتوں کو الفاظِ زنا سے تعبیر کرانا، خصوصًا اس ملعون بے حیا رسم کا مجمع زنان میں ہونا، ان کا اس ناپاک فاحشہ حرکت پر ہنسنا، قہقہے اڑانا، اپنی کواری لڑکیوں کو یہ سب کچھ سُنا کر بدلحاظیاں سکھانا، بے حیا، بے غیرت، خبیث، بے حمیت مردوں کا اس شہدپن کو جائز رکھنا۔ کبھی برائے نام، لوگوں

[1] مال برباد کرنا ۔ ۱۲ م

کے دکھاوے کو جھوٹ سچ ایک آدھ بار جھڑک دینا مگر بندوبست قطعی نہ کرنا۔
یہ وہ شنیع گندی مردود رسم ہے جس پر صدہا لعنتیں اللہ عزوجل کی اترتی ہیں، اس کے کرنیوالے اس پر راضی ہونے والے، اپنے یہاں اس کا کافی انسداد نہ کرنیوالے، سب فاسق فاجر، مرتکب کبائر، مستحق غضب جبار و عذاب نار ہیں۔ والعیاذ باللہ تبارک و تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت بخشے۔ آمین۔

جس شادی میں یہ حرکتیں ہوں مسلمانوں پر لازم کہ اُس میں ہرگز شریک نہ ہوں اگر نادانستہ شریک ہوگئے تو جس وقت اس قسم کی باتیں شروع ہوں یا اُن لوگوں کا ارادہ معلوم ہو سب مسلمان مردوں عورتوں پر لازم ہے کہ فوراً فوراً اسی وقت اٹھ جائیں، اور اپنی جورو، بیٹی ماں بہن کو گالیاں نہ دلوائیں فحش نہ سنوائیں۔ ورنہ یہ بھی اُن ناپاکیوں میں شریک ہوں گے اور غضب الٰہی سے حصہ لیں گے۔ والعیاذ باللہِ رَبّ العٰلمین۔

زنہار زنہار اس معاملہ میں حقیقی بہن بھائی بلکہ ماں باپ کی بھی رعایت و مروت روا نہ رکھیں کہ لَا طَاعَۃَ لِاَحَدٍ فِی مَعْصِیَۃِ اللہِ تعالیٰ۔ (اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے کام میں کسی کی فرمانبرداری نہیں۔ حدیث۔ ۱۲۔ مترجم)

ہاں شرع مطہر نے شادی میں بغرض اعلان نکاح صرف دف کی اجازت دی ہے جب کہ مقصود شرع سے تجاوز کرکے، لہو مکروہ و تحصیل لذت شیطانی کی حد تک نہ پہنچے۔ ولہٰذا علما شرط لگاتے ہیں کہ قواعد موسیقی پر نہ بجایا جائے، تال سم کی رعایت نہ ہو، نہ اس میں جھانج ہوں کہ وہ خواہی نخواہی مُطرب و ناجائز ہیں۔

پھر اس کا بجانا بھی مردوں کو ہر طرح مکروہ ہے نہ شرف والی بیبیوں کے مناسب۔ بلکہ نابالغ چھوٹی بچیاں یا لونڈیاں باندیاں بجائیں۔ اور اگر اس کے ساتھ کچھ سیدھے سادے اشعار یا سہرے سہاگ ہوں جن میں اصلاً فحش ہو، نہ کوئی بے حیائی کا ذکر، نہ فسق و فجور کی باتیں، نہ مجمع زناں یا فاسقاں میں عشقیات کے چرچے نہ نامحرم مردوں کو نغمۂ عورات کی آواز پہنچے۔ غرض ہر طرح منکرات شرعیہ و مظان فتنہ سے پاک ہوں تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ جیسے انصار کرام کی شادیوں میں سمدھیانے جاکر یہ شعر پڑھا جاتا تھا۔ اَتَیْنَاکُمْ اَتَیْنَاکُمْ ؛ فَحَیُّونَا نُحَیِّیْکُمْ۔ ہم تمہارے پاس آئے،

دف کا حکم

ہم تمھارے پاس آئے، اللہ ہمیں زندہ رکھے تمھیں بھی جلائے۔

بس اس قسم کے پاک صاف مضمون ہوں، اصل حکم میں تو اس قدر کی رخصت ہے مگر حالِ زمانہ کے مناسب یہ ہے کہ مطلق بندش کی جائے کہ جہالِ حال خصوصاً زنانِ زمان سے کسی طرح امید نہیں کہ انھیں جو حد باندھ کر اجازت دی جائے اس کی پابند رہیں اور حد مکروہ وممنوع تک تجاوز نہ کریں ــــ لھذا سرے سے فتنہ کا دروازہ ہی بند کیا جائے۔ نہ انگلی ٹیکنے کی جگہ پائیں گے نہ آگے پاؤں پھیلائیں گے۔ خصوصاً بازاری فاجرہ فاحشہ عورتوں رنڈیوں ڈومنیوں کو تو ہرگز ہرگز قدم نہ رکھنے دیں کہ ان سے حد شرعی کی پابندی محال عادی ہے وہ بے حیائیوں، فحش سرائیوں کی خوگر ہیں، منع کرتے کرتے اپنا کام کر گذریں گی۔ بلکہ شریف زادیوں کا اُن آوارہ بدوضعوں کے سامنے آنا ہی سخت بیہودہ و بے جا ہے۔ صحبتِ بد زہر قاتل ہے اور عورتیں نازک شیشیاں جن کے ٹوٹنے کو ادنیٰ ٹھیس بہت ہوتی ہے۔ اسی لئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یا اَنْجَشَۃُ رُوَیْدَ اَبِالْقَوَارِیْرِ[۱] فرمایا۔

هٰذا کلّہ[۲] ظَاهِرٌ بَیِّنٌ عِنْدَ مَنْ نَوَّرَ اللّٰہُ بَصِیْرَتَہٗ وَجَمِیْعُ مَا نَهَیْنَا عَنْہُ۔ فَانَّ عَلَیْہِ دَلَائِلَ سَاطِعَۃً مِّنَ الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ ؛ وَالْحَدِیْثِ الْکَرِیْمِ وَالْفِقْہِ الْقَوِیْمِ ؛ بَیْدَ اَنَّ وُضُوْحَ الْحُکْمِ اَغْنَانَا عَنْ سَرْدِھَا، فَلْنَذْکُرْ بَعْضَ دَلَائِلَ عَلٰی مَا ذَکَرْنَا اِبَاحَتَہٗ، فَاِنَّا نَرٰی نَاسًا یَتَشَدَّدُ دُوْنَ الْاَمْرِ وَیُطْلِقُوْنَ الْقَوْلَ بِالتَّحْرِیْمِ، وَمِنْھُمْ مَنْ یُّبِیْحُ ضَرْبَ الدُّفِّ بِشَرْطِ اَنْ لَّا یَکُوْنَ مَعَہٗ شَیْءٌ مِّنَ الشِّعْرِ، وَاِنَّمَا یَکُوْنُ مَحْضُ دَقٍّ، مَعَ اَنَّ الْاَحَادِیْثَ تَرُدُّ ذَالِکَ، کَمَا سَتَعْلَمُ مِمَّا هُنَالِکَ۔

---

[۱] اے انجشہ! شیشیوں کے ساتھ نرمی برتو ۱۲۔ [۲] یہ سب ظاہر وروشن ہے اُس کے نزدیک جس کی بصیرت کو اللہ تعالیٰ نے روشنی بخشی اور وہ سب جس سے ہم نے منع کیا، کیونکہ اس پر قرآن عظیم، حدیث کریم اور فقہِ مستقیم سے روشن دلیلیں موجود ہیں۔ ہاں یہ ہے کہ وضوح مسئلہ نے ہمیں ذکرِ دلائل سے بے نیاز کر دیا۔ جن چیزوں کو ہم نے مباح کہا ہے انکی کچھ دلیلیں اب ذکر کر رہے ہیں۔ کیونکہ ہماری نظر میں کچھ ایسے لوگ ہیں جو اس معاملہ میں تشدد برتتے ہیں اور مطلق حرام کہتے ہیں۔ اور کچھ لوگ دف بجانے کے جواز میں یہ شرط لگاتے ہیں کہ اسکے ساتھ شعر بالکل نہ پڑھا جائے۔ بس صرف بجانا ہو۔ حالانکہ احادیث اس شرط کی تردید کر رہی ہیں جیسا کہ یہاں کے بیان سے عنقریب معلوم ہوگا۔ ۱۲ مترجم۔

أَخْرَجَ الامامُ البخاريُّ فِي صَحِيحِهِ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْراءَ قَالَتْ جاءَ النَّبِيُّ صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فَدَخَلَ حِينَ بُنِيَ عَلَيَّ فَجَلَسَ عَلَى فِرَاشِي كَمَجْلِسِكَ مِنِّي فَجَعَلَتْ جُوَيْرِيَاتٌ لَنَا يَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِي يَوْمَ بَدْرٍ۔ الحديث۔

وَأَخْرَجَ أَيْضًا عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ الصِّدِّيقَةِ رضي الله تعالىٰ عنها أَنَّهَا زَفَّتِ امْرَأَةً إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ صلى الله تعالىٰ عليه وسلم مَا كَانَ مَعَكُمْ لَهْوٌ فَإِنَّ الْأَنْصَارَ يُعْجِبُهُمُ اللَّهْوُ۔

وَأَخْرَجَ الْقَاضِي الْمَحَامِلِيُّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله تعالىٰ عنهما فِي هٰذَا الحديثِ أَنَّه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قَالَ أَدْرِكِيهَا يَا زَيْنَبُ، لِامْرَأَةٍ كَانَتْ تُغَنِّي بِالْمَدِينَةِ۔

وَأَخْرَجَ ابنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله تعالىٰ عنهما قَالَ أَنْكَحَتْ عَائِشَةُ رضي الله تعالىٰ عنها ذَاتَ قَرَابَةٍ لَهَا مِنَ الْأَنْصَارِ فَجَاءَ رسولُ اللهِ صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فَقَالَ أَهْدَيْتُمُ الْفَتَاةَ، قَالُوا نَعَم، قَالَ أَرْسَلْتُمْ

حدیث ۱۔ امام بخاری اپنی صحیح میں رُبَیِّع بنت مُعَوِّذ بن عفراء سے راوی ہیں۔ فرماتی ہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے زفاف کے وقت تشریف لائے تو میرے بستر پر بیٹھ گئے ایسے ہی جیسے تمہاری نشست ہے۔ پھر ہماری کچھ بچیاں دف بجانے لگیں۔ اور بدر کے دن شہید ہونے والے میرے آباء کا مرثیہ (اور انکی شجاعت کے اشعار) پڑھنے لگیں۔ الحدیث (صحیح بخاری ص ۷۷۳ ج ۲)

حدیث ۲۔ امام بخاری ہی حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی ہیں کہ انھوں نے ایک عورت کو انصار کے ایک مرد کے پاس نکاح کی پہلی شب کو بھیجا تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے ساتھ کوئی کھیل نہ تھا؟ انصار کو تو کھیل پسند آتا ہے (ص ۷۷۵ ج ۲۔)

حدیث ۳۔ قاضی محاملی نے اسی حدیث میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مزید یہ روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ کی ایک گانے والی عورت سے فرمایا۔ اے زینب تم اس جا ملو

حدیث ۴۔ ابن ماجہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی، وہ فرماتے ہیں: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے رشتہ کی ایک عورت کا انصار میں نکاح کر دیا۔ رسول اللہ

مَعَهَا مَنْ تُغَنِّيْ . قَالَتْ لَا . فَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلّٰی تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ الْاَنْصَارَ قَوْمٌ فِيْهِمْ غَزَلٌ ، فَلَوْ بَعَثْتُمْ مَعَهَا مَنْ يَقُوْلُ اَتَيْنَاكُمْ اَتَيْنَاكُمْ فَحَيَّانَا وَحَيَّاكُمْ

وَاَخْرَجَ الطَّبْرَانِيُّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ لَقِیَ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جوارِیَ يُغَنِّيْنَ وَيَقُلْنَ حَيُّوْنَا نُحَيِّيْكُمْ فَقَالَ لَا تَقُوْلُوْا هٰكذا ولکن قُوْلُوْا حَيَّانَا وَحَيَّاكُمْ . فَقَالَ رَجُلٌ يَا رسول اللہ ، تُرَخِّصُ لِلنَّاسِ فِیْ هٰذَا ؟ قال نعم . اِنَّهٗ نِكَاحٌ لَا سِفَاحٌ .

وَاَخْرَجَ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وابنُ مَاجَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبِ الْجُمَحِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم قَالَ : . فَصْلُ مَا بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الصَّوْتُ وَالدُّفُّ

وَاَخْرَجَ النَّسَائِيُّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ : . دَخَلْتُ عَلٰی قَرَظَةَ بْنِ كَعْبٍ وَاَبِیْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِيِّ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فِیْ عُرْسٍ ، وَاِذَا جَوَارٍ يُغَنِّيْنَ فَقُلْتُ اَیْ صَاحِبَیْ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وَاَهْلَ بَدْرٍ ! يُفْعَلُ هٰذَا عِنْدَكُمْ ؟ فَقَالَا : اِجْلِسْ اِنْ شِئْتَ فَاسْمَعْ مَعَنَا وَاِنْ شِئْتَ فَاذْهَبْ ،

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو فرمایا ، لڑکی کو تم لوگوں نے رخصت کر دیا ، عرض کیا گیا ہاں . فرمایا ، اسکے ساتھ کسی گانے والی کو بھیجا ہے ؟ صدیقہ نے عرض کیا نہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ، انصار تو نغمہ کا شوق رکھتے ہیں ۔ تو کاش تم اس کے ساتھ کسی کو بھیج دیتے جو یہ کہے (اتیناکم الخ)

حدیث ۵ ۔ طبرانی نے سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی فرماتے ہیں :۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ بچیوں کو یہ گاتے ہوئے پایا حَيُّوْنَا الخ تم ہمیں تحیت کرو ہم تمھیں تحیت کرتے ہیں ۔ تو حضور نے فرمایا : ایسے نہ کہو ۔ لیکن یہ کہو حَيَّانَا وَحَيَّاكُمْ وہ ہمیں جلائے تمھیں بھی زندہ رکھے ایک شخص نے عرض کیا : . یا رسول اللہ لوگوں کو آپ اس کی رخصت دے رہے ہیں ؟ فرمایا :۔ ہاں یہ نکاح ہے زنا نہیں (جو خفیۃً ہوتا ہے) ۔

حدیث ۶ ۔ امام احمد ، ترمذی ، نسائی اور ابن ماجہ محمد بن حاطب جمحی سے وہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں :۔ سرکار نے فرمایا :۔ حلال اور حرام کے درمیان امتیاز آواز اور دف سے ہے ۔

حدیث ۷ ۔ امام نسائی حضرت عامر بن سعد سے راوی ہیں :۔ وہ فرماتے ہیں میں قرظہ بن کعب اور ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس حاضر ہوا جبھی کچھ لڑکیاں گانا گا رہی ہیں ۔

فَاِنَّہٗ قَدْ رُخِّصَ لَنَا فِی اللَّھْوِ عِنْدَ الْعُرْسِ۔

قَالَ الامامُ البدرُ محمودُ العینیُّ فی عُمْدَۃِ القاری تحت الحدیث الاوّل:۔ فی الحدیث فوائدُ (الی ان قال) مِنْھَا الضربُ بالدُّفِّ بحضرۃِ شارعِ المِلَّۃِ، وَمُبَیِّنِ الحِلِّ مِنَ الحُرْمَۃِ، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم واعلانُ النِّکاح بالدُّفِّ وَالغِنَاءِ المُبَاحِ، فرقًا بینہ وَبَیْنَ مَا یُسْتَتَرُ بِہٖ مِنَ السِّفَاحِ، اھ۔

وَفِی الْمِرْقَاۃِ:۔ قِیْلَ تِلْکَ الْبَنَاتُ لَمْ تَکُنْ بَالِغَاتٍ حَدَّ الشَّھْوَۃِ وَکَانَ دُفُّھُنَّ غَیْرَ مَصْحُوْبٍ بِالجَلَاجِلِ، قَالَ اکمل الدین:۔ الدُّفُّ بِضَمِّ الدَّالِ اَشْھَرُ وَاَفْصَحُ، وَیُرْوٰی بِالفَتْحِ اَیْضًا۔ وفیہ دلیلٌ علٰی جوازِ ضَرْبِ الدُّفِّ عِنْدَ النِّکَاحِ وَالزِّفَافِ لِلْاِعْلَانِ۔ وَاَلْحَقَ بَعْضُھُمُ الخِتَانَ وَالعِیْدَیْنِ وَالقُدُوْمَ مِنَ السَّفَرِ وَمُجْتَمَعَ الاحبابِ لِلسُّرُوْرِ وَقَالَ المُرَادُ بِہِ الدُّفُّ الَّذِی کَانَ فِی زَمَنِ المُتَقَدِّمِیْنَ وَاَمَّا مَا عَلَیْہِ الجَلَاجِلُ فَیَنْبَغِیْ اَنْ یَکُوْنَ مَکْرُوْھًا بِالِاتِّفَاقِ۔

میں نے کہا:۔ اے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بدری صحابیو! آپ حضرات کے سامنے یہ ہو رہا ہے؟ فرمایا بیٹھ جاؤ، اگر تمھارا ارادہ ہو تو ہمارے ساتھ سنو، اور اگر چاہو تو چلے جاؤ۔ شادی کے وقت ہمیں لہو کی رخصت دی گئی ہے۔

امام بدر الدین محمود عینی، عمدۃ القاری میں حدیث اول کے تحت فرماتے ہیں:۔ اس حدیث سے چند فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ (یہاں تک کہ فرمایا) اُن فوائد میں سے یہ ہے کہ دین کے شارع، اور حلال کو حرام سے ممتاز فرمانے والے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی موجودگی میں دف بجانا، دف اور جائز گانے کے ذریعہ نکاح کا اعلان کرنا تاکہ فرق ہو جائے نکاح میں اور زنا میں جو چھپا کر ہوتا ہے۔

مرقات میں ہے:۔ کہا گیا کہ وہ لڑکیاں حدِ شہوت کو نہ پہونچی تھیں۔ اور ان کے دف میں جھانجھ نہ تھے۔ اکمل الدین بابرتی نے فرمایا:۔ دُف:۔ دال کے پیش کے ساتھ زیادہ مشہور و فصیح ہے اور زبر کے ساتھ بھی مروی ہے[1]۔ اس حدیث میں بغرض اعلان نکاح اور زِفاف کے وقت دَف بجانے کی دلیل ہے۔ بعض لوگوں نے ختنہ، عیدین، سفر سے آمد، اور احباب کے اجتماعِ مسرّت کو بھی اسی سے لاحق کیا ہے۔ اور بابرتی نے فرمایا:۔ اس سے مراد وہ دف ہے جو اگلوں کے زمانہ میں ہوتا تھا۔ لیکن ایسا دف جس میں جھانجھ ہوں وہ تو بالاتفاق "مکروہ ہونا چاہیے"۔

[1] اردو میں یہی مستعمل ہے ۱۲م

وَفِی العَینِیِّ تَحتَ الثَّانی :- فِی التَّوضِیحِ اِتَّفَقَ العُلَمَاءُ عَلیٰ جَوَازِ اللَّهوِ فِی وَلِیمَۃِ النِّکَاحِ کَضَربِ الدُّفِّ وَ شِبهِہٖ الخ۔

وَفِی المرقَاۃِ تحتہ :- مَا کَانَ مَعَکُم لَهوٌ. ای اَلَم یَکُن مَعَکُم ضربُ دفٍّ وَقِرَاءَۃُ شِعرٍ لَیسَ فِیہِ اِثمٌ۔ وھذا اِرخصۃٌ عِندَ العُرسِ کذا قِیل. والاظہر مَاقَالَ الطِّیبِیُّ :- فیہ مَعنیٰ التَّحضِیضِ کَمَا فِی حَدِیثِ عَائِشَۃَ رضی اللہ تعالیٰ عنہا :- اَلَا اَرسَلتُم مَعَکُم من یَقُولُ : اَتَینَاکُم۔ الحدیث اہ ملخصًا

وَفِیہَا تحتَ الحدیثِ السابع :- اَی وَاِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ اَن تُؤتیٰ رُخصُہٗ کَمَا یُحِبُّ اَن تُؤتیٰ عَزَائِمُہٗ اہ. قُلتُ فَالتَّحضِیضُ کَالتَّحضِیضِ عَلَی الرُّخصَۃِ لَا لِاَنَّہُ الاَفضَلُ۔ فَافہَم۔

عینی میں حدیث ثانی کے تحت ہے :۔ توضیح میں ہے کہ ولیمۂ نکاح میں دف بجانے اور اُس جیسے کھیل کرنے کے جواز پر علماء کا اتفاق ہے۔ الخ

اور مرقات میں اِسی حدیث دوم کے تحت ہے :۔ مَا کَانَ مَعَکُم لَهوٌ یعنی کیا تمہارے ساتھ دف زنی اور ایسی شعر خوانی نہ تھی جسمیں گناہ نہ ہو۔ یہ شادی کے موقع پر رخصت ہے، ایسا ہی کہا گیا۔ اور زیادہ ظاہر وہ ہے جو علامہ طیبی نے فرمایا :۔ اس جملہ میں تحضیض اور برانگیختہ کرنے کا معنی پایا جاتا ہے جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث میں ہے کیا تم نے اپنے ساتھ اس کو نہ بھیجا جو کہے اتیناکم الخ۔ اہ ملخصًا۔

مرقات ہی میں ساتویں حدیث کے تحت ہے :۔ یعنی اللہ تعالیٰ کو پسند ہے کہ اُس کی رخصتوں کی بھی بجا آوری ہو جیسے اُسکو یہ محبوب ہے کہ اس کی عزیمتوں پر عمل کیا جائے اہ۔

قلتُ (امام احمد رضا فرماتے ہیں) اس کام پر برانگیختہ کرنا اور اس کی ترغیب دینا اس بنا پر نہیں ہے کہ وہ افضل ہے بلکہ یہ ترغیب ایسی ہے جیسے کسی رخصت کی ترغیب دی جاتی ہے (مثلاً سفر میں روزۂ رمضان کی بجا آوری عزیمت ہے اور قضا کرنا رخصت، اگر کسی کو قضا کرنے کی ترغیب دی جائے تو اس کا معنی یہ نہ ہوگا کہ یہ افضل ہے بلکہ اس کے حال اور آسانی کی رعایت کرتے ہوئے یہ ایک رخصت کی ترغیب ہوگی۔ ۱۲۔ مترجم)

وَفِی اَشِعَّۃِ اللَّمعَاتِ تَحْتَ الحَدِیثِ السَّادِسِ۔ تغنّی مباح است درنکاح مثل دف اھ

وَفِی حَظْرِ رَدِّ المُحتَار قُبَیْلَ فَصلِ اللُّبسِ:۔ عَنِ الحَسَنِ لَابَاسَ بِالدُّفِّ فِی العُرسِ لِیَشتَہِرَ۔ وَفِی السِّرَاجِیَّۃِ ھٰذَا اِذَا لَمْ یَکُنْ لَہٗ جَلَاجِلُ، وَلَمْ یُضْرَبْ عَلٰی ھَیْاَۃِ التَّطَرُّبِ۔ اھ۔

وَفِی الھِندِیَّۃِ :۔ سُئِلَ اَبُویُوسُفَ عَنِ الدُّفِّ اَتَکْرَھُہٗ فِی غَیْرِ العُرسِ بِاَنْ تَضْرِبَ المَرْاَۃُ فِی غَیْرِ فِسْقٍ لِلصَّبِیِّ:۔ قَالَ لَا اَکْرَھُہٗ، وَاَمَّا الَّذِی یَجِیْءُ مِنْہُ اللَّعِبُ الفَاحِشُ لِلغِنَاءِ فَاِنِّی اَکْرَھُہٗ کَذَا فِی مُحِیْطِ السَّرَخسِیِّ۔ وَلَا بَاسَ بِضَرْبِ الدُّفِّ یَوْمَ العِیْدِ کَذَا فِی خِزَانَۃِ المُفْتِیْنَ۔ اھ۔

وَفِی شَھَادَاتِ رَدِّ المُحتَار:۔ جَوَازُ ضَرْبِ الدُّفِّ فِیْہِ (اَیْ فِی العُرسِ) خَاصٌّ بِالنِّسَاءِ لِمَا فِی البَحرِ عَنِ المِعرَاجِ بَعدَ ذِکْرِہٖ اَنَّہٗ مُبَاحٌ فِی النِّکَاحِ وَمَا فِی مَعْنَاہُ مِنْ حَادِثِ سُرُوْرٍ، قَالَ:۔ وَھُوَ مَکْرُوْہٌ لِلرِّجَالِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ۔ لِلتَّشَبُّہِ بِالنِّسَاءِ اھ۔ وَاللہُ تَعَالٰی اَعلَم۔

اشعۃ اللمعات میں چھٹی حدیث کے تحت ہے :۔ نکاح میں گانا بھی مباح ہے جیسے دف بجانا

ردالمحتار کتاب الحظر والاباحۃ میں فصل لباس سے ذرا پہلے ہے :۔ حسن (بصری) کی روایت ہے شادی کے اندر اشتہار واعلان کی خاطر دف بجانے میں حرج نہیں۔ سراجیہ میں ہے یہ (دف بجانا) اس شرط کے ساتھ (جائز) ہے کہ اس میں جھانج نہ ہوں اور طرب ومستی کے طور پر نہ بجایا جائے۔ اھ

عالمگیری میں ہے :۔ امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ سے دف کے بارے میں سوال ہوا:۔ کیا غیر شادی میں آپ اسے مکروہ جانتے ہیں۔ مثلاً اس طرح کہ عورت کسی غیر گناہ میں بچہ کیلئے بجائے ؟:۔ فرمایا:۔ میں اسے مکروہ نہیں کہتا۔ ہاں وہ دف جس سے راگ کے باعث حد سے زیادہ کھیل وجود میں آتا ہے۔ اُسے تو یقیناً مکروہ رکھتا ہوں۔ ایسا ہی محیط سرخسی میں ہے۔ عید کے دن دف بجانے میں حرج نہیں ایسا ہی خزانۃ المفتین میں ہے۔

ردالمحتار کتاب الشہادات میں ہے۔ شادی میں دف بجانے کا جواز عورتوں کیساتھ خاص ہے۔ اس لئے کہ بحرالرائق میں معراج الدرایہ سے منقول ہے۔ یہ تذکرہ کرنے کے بعد کہ یہ نکاح میں مباح ہے اور بھی کسی ایسی خوشی کی تقریب میں جو معنیٰ نکاح میں ہو۔ فرمایا:۔ یہ مردوں کیلئے بہرحال مکروہ ہے۔ کیونکہ اسمیں عورتوں کی مشابہت ہے۔ اھ۔ واللہ تعالیٰ اعلم اور اللہ خوب جاننے والا ہے ۱۲ مترجم محمد احمد

مسئلہ ۲ از موضع حرنیگل ضلع کرلا، علاقہ بنگالہ ۔ مرسلہ مولوی عبدالحمید صاحب ۲ ربیع الاول

کیا فرماتے ہیں علماء دین ان مسائل میں ۔

سوال اول کہ شادی وغیرہ میں آتشبازی چھوڑنا جائز ہے یا نہیں ؟ ۔

سوال دوم اعلان کیلئے شادی میں بندوق چھوڑنا جائز ہے یا نہیں ؟ ۔

الجواب

جواب سوال اول :- ناجائز ہے ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔

وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ہ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا

(اور فضول نہ اڑا، بیشک اڑانے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے ۔ کنز الایمان پ ۱۵ ع ۳)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ۔

اِنَّ اللّٰہَ تعالیٰ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوْقَ الامہات، وواد البنات، ومنعا وھات، وکرہ لکم قیل وقال، وکثرۃ السؤال واضاعۃ المال ۔

رواہ الشیخان عن المغیرۃ بن شعبۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ واللہ تعالیٰ اعلم ۔

(بیشک اللہ تعالیٰ نے تم پر حرام کیا ماؤں کی نافرمانی کرنا، بیٹیوں کو زندہ دفن کرنا، روکنا اور مانگنا ۔ اور تمہارے لئے ناپسند رکھا قیل وقال (بسیار گوئی اور بے جا بحث و گفتگو) کثرت سوال، اور بربادی مال ۔ اسے بخاری ومسلم نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ۱۲ م)

جواب سوال دوم :- جائز ہے ۔

اَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عن اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ الصِّدِّيْقَةِ رَضِيَ اللہ تعالیٰ عنہا قَالَتْ قَالَ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :- اَعْلِنُوْا هٰذَا النِّكَاحَ وَاجْعَلُوْهُ فِي الْمَسَاجِدِ وَاضْرِبُوْا عَلَيْهِ بِالدُّفُوْفِ ۔

امام ترمذی نے ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی وہ فرماتی ہیں ۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :- نکاح کا اعلان کرو، اسے مسجدوں[1] میں رکھو، اس پر دف بجاؤ ۱۲ مترجم)

[1] مرقات میں اس حدیث کے تحت ہے ۔ مسجد میں نکاح رکھنا یا اس فائدہ کے پیش نظر ہے کہ اس سے اعلان زیادہ ہوگا یا برکت مقام حاصل کرنے کے لئے یا یہ فال نیک لینے کیلئے کہ مسجد بھی جائے اجتماع

آتشبازی

شادی میں کھیل و لہو

وَرَوَاہُ احمدُ بسندٍ صحیحٍ، وَابنُ حِبّانَ فی صحیحِہٖ، وَالطّبرانیُّ فی الکبیرِ، وَ ابُونعیمٍ فی الحلیۃِ، وَالحاکمُ فی المستدرکِ عَنْ عبدِ اللہِ بنِ الزّبیرِ رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النّبیِّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّمَ، قَالَ: ۔ اَعْلِنُوا النِّکاحَ ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(امام احمد بسند صحیح ۔ ابنِ حبّان اپنی صحیح میں طبرانی معجم کبیر میں ۔ ابو نعیم حلیۃ الاولیاء میں ۔ اور حاکم مستدرک میں بروایتِ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے راوی ہیں ـــــ سرکار نے فرمایا، نکاح کا اعلان کرو۔)

مسئلہ (۳) مسئولہ سید محمود الحسن صاحب نبیرہ ڈپٹی اشفاق حسین صاحب ۲۵ رمضان ۱۳۱۶ھ۔

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ آتشبازی بنانا اور چھوڑنا حرام ہے یا نہیں؟ ۔ بَیِّنُوا تُوجَرُوا۔

آتشبازی

الجواب

ممنوع و گناہ ہے لقولہٖ تعالیٰ۔ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِیرًا۔ ولقولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: کُلُّ لَھْوِ الْمُسْلِمِ حَرَامٌ اِلَّا ثَلٰثٌ۔

(کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ۱۲) (اور فضول نہ اڑا ۔ کنز الایمان) (مومن کا ہر لہو حرام ہے ۔ سوائے تین کے ۱۲ مترجم)

مگر جو صورت خاصہ لہو ولعب ۔ وتبذیر و اسراف سے خالی ہو ۔ جیسے اعلان ہلال، یا جنگل میں، یا وقت حاجت شہر میں بھی دفع جانورانِ موذی یا کھیت یا میوے کے درختوں سے جانوروں کے بھگانے اڑانے کو، ناڑیاں، پٹاخے، تومڑیاں چھوڑنا ۔ فَاِنَّ الْاُمُوْرَ بِمَقَاصِدِھَا[له] وَقَالَ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّمَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ، وَاِنَّمَا لِکُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰی ۔

واللہ سبحٰنہ وتعالیٰ اعلم۔

ہے اور نکاح کی غرض بھی زن و شوہر کا اجتماع ہے ۔ اگر فضیلت مقام کیساتھ فضیلت وقت (شلا روز جمعہ) کی بھی رعایت کر لی جائے تو بہتر و مناسب ہے کہ یہ نور علیٰ نور ۔ اور سرور بالائے سرور ہوگا ۱۲ ملخصًا محمد احمد

له کیونکہ امور کا حکم ان کے مقاصد پر ہوتا ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ۔ اعمال کا حکم نیتوں ہی پر ہے ۔ اور ہر شخص کیلئے وہی ہے جسکی اس نے نیت کی ۱۱ ۔ مترجم محمد احمد مصباحی

مسئلہ ④ از موضع بیشکٹالی ضلع کرلا۔ ملک بنگالہ۔ مرسلہ مولوی محمد الہی بخش صاحب ۲۴ شوال ۱۳۱۴ھ۔

قبلۂ شفقت و مرحمت و کعبۂ عاطفت و رافت، واسطۂ حصولِ عزت دو جہانی، وسیلۂ حصولِ سعادتِ جاودانی۔ اَبَّدَ اللّٰہُ اَنْفَاسَہُمْ وَعَمَّ نَوَالُہُمْ، دَامَتْ شُمُوسُ عِنَایَاتِہِمْ بَازِغَۃً

نامۂ فدویت و ارادت را، بغازۂ مفاخرت و سعادت، مانند گل رنگیں ساختہ، بگزارش مدعا پرداختہ کہ ایں احقر را برائے چند مسائل بغایت ضرورت افتاد، لہٰذا بسیار حیران و سرگردان است، و نیز کسے را چنداں غربا نوازی بیند کہ بخوب ترین جواب از کتب معتبرہ ارزانی داشتہ، خاطر ایں فدوی را تسکین دہد، و ہم تشفی خاطر باشد۔ لہٰذا بجائے ذیشان کیوان ایوان (زحل، و آسمان ہفتم ۱۲) معروض می دارد کہ از روئے بندہ نوازی جواب مسائل ذیل را بطریقِ فتاویٰ (فقہیان) عطا فرمایند۔

شخصے[1] اکثر اوقات بعض طائفہ ی بیند، و در مجلس ایشاں نشیند، و نیز در لہو و لعب غیر مشروعہ کہ در مذہب حنفیہ حرمتش ثابت شدہ مستغرق ست، مرتکبِ ایں محرمات فاسق ست یا نہ؟ — فاسقیت را بخوب ترین دلائل ثابت فرمایند — و نیز آں شخص تنباک کشی می کند، و کراہت تنباک کشی ثابت کردہ باشند — و در صلاۃ اقتدا بایں شخص کراہیت[1] است یا نہ؟ — زیادہ آفتاب بندہ نوازی از افق مرحمت گستری درخشاں باد۔

عرض داشت :- فدوی : محمد الہی بخش عفی عنہ،

الجواب

ترجمۂ سوال

[1] ایک شخص اکثر اوقات بعض طوائف کو دیکھتا ہے اور انکی مجلس میں بیٹھتا ہے، ایسے ناجائز لہو ولعب میں جن کی حرمت مذہب حنفی میں ثابت ہے، غرق ہے ان حرام کاموں کا مرتکب فاسق ہے یا نہیں؟۔ فاسق ہونے کو بہترین دلائل سے ثابت فرمائیں۔ وہ شخص تمباکو بھی پیتا ہے۔ تمباکو پینے کی کراہت ثابت فرمائیں۔ نماز کے اندر اس شخص کی اقتدا میں کراہت ہے یا نہیں؟ —۱۲ مترجم

اَللّٰھُمَّ غَفْرًا ۔ در فاسق و فاجر و مرتکب کبائر بودنِ ایں کس چہ جائے سخن و مجالِ دم زدن،

قال اللہ تعالیٰ :۔

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِھِمْ وَیَحْفَظُوْا فُرُوْجَھُمْ ذٰلِکَ اَزْکٰی لَھُمْ ط اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌ بِمَا یَصْنَعُوْنَ ٥

اے نبی مسلماناں را فرمائے تا چشمان خود بپوشند و شرم گاہ خود را نگاہ دارند۔ ایں پاکیزہ تر است مر ایشاں را ۔ ہر آئینہ خدائے آگاہ ست بہر کارے کہ می کنند،

وَقَال تعالیٰ :۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَھْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّیَتَّخِذَھَا ھُزُوًا اُولٰٓئِکَ لَھُمْ عَذَابٌ مُّھِیْنٌ ٥

از مردماں کسے ست کہ می خرد سخن لاغ و بازی تا براندازد از راہ خدائے ، ناداستہ ، و سخرہ گیرد آں را مر ایں کساں را کیفرے ست خوار کنندہ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود و عبداللہ بن عباس و امام حسن بصری و سعید بن جبیر و عکرمہ و مجاہد و مکحول و غیرہم ائمہ صحابہ و تابعین ، رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین دریں آیۂ کریمہ سخن لاغ و بازی را بہ غنا و سرود تفسیر فرمودہ اند ۔

ترجمۂ جواب :۔ خداوندا! مغفرت سے نواز ۔ اس شخص کے فاسق و فاجر اور کبیرہ گناہوں کے مرتکب ہونے میں کیا کلام ؟ اور دم مارنے کی کون سی گنجائش ۔ ؟

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :۔ اے نبی مسلمانوں کو حکم دو کہ اپنی نگاہیں ذرا نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں ۔ یہ ان کیلئے بہت ستھرا ہے ۔ بیشک اللہ کو ہر اس کام کی خبر ہے جو وہ کرتے ہیں (سورۂ نور پ ۱۸ ع ۱۰)

اور فرمایا :۔ کچھ لوگ کھیل تماشہ کی بات خریدتے ہیں تاکہ اللہ کی راہ سے بہکا دیں بے سمجھے ، اور اسے ہنسی بنالیں ، ایسے لوگوں کیلئے عذاب ہے خوار کرنے والا ۔ (سورۂ لقمٰن پ ۲۱ رکوع ۱۰)

حضرت عبداللہ بن مسعود ، عبداللہ بن عباس ، امام حسن بصری ، سعید بن جبیر ، عکرمہ ، مجاہد ، مکحول وغیرہم ائمۂ صحابہ و تابعین ۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ۔ نے اس آیت کریمہ میں لہو الحدیث " (کھیل کی بات) کی تفسیر گانے اور راگ سے فرمائی ہے ۔

ابوالصہبا گوید :- ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما را ازیں آیت پرسیدم گفت :-
ھُوَ الغِنَاءُ، وَاللّٰہِ الَّذِی لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ- او سرود ست، سوگند بخدائے کہ ہیچ خدا نیست جز او یُرَدِّدُھَا ثلٰث مَرَّات سہ بار ہمیں سخن و سوگند را تکرار فرمود- بلکہ خود در حدیث آمدہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمود

لَا یَحِلُّ تَعْلِیْمُ الْمُغَنِّیَاتِ وَلَا بَیْعُھُنَّ وَاَثْمَانُھُنَّ حَرَامٌ، وَفِیْ مِثْلِ ھٰذَا اُنْزِلَتْ : وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَھْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ الحدیث

روا نیست زنانِ سرائندہ را آموختن، و نہ آنہا را خریدن و فروختن. و بہائے آنہا حرام ست. و در چنیں کارا، آیت فرود آمدہ ست کہ :- برخے از مردم سخن لاشئ خرند تا مردماں را از راہِ خدا دور برند رواہ ۱۱ البغوی عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وَقَالَ تَعَالیٰ :- قَالَ اذْھَبْ فَمَنْ تَبِعَکَ مِنْھُمْ فَاِنَّ جَھَنَّمَ جَزَاؤُکُمْ جَزَاءً مَّوْفُوْرًاo وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْھُمْ بِصَوْتِکَ-

حق جلّ و علا مر ابلیس لعین را فرمود، دور شو، پس ہر کہ از فرزندانِ آدم پیروی کند پس ہر آئینہ دوزخ پاداش ہمہ شماست پاداش کامل، و سبک سار کن و بلغزاں ہر کہ بر دست ازایشاں، باواز خود

ابوالصہبا، کہتے ہیں :- میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس آیت کے بارے میں پوچھا- فرمایا :- کھیل کی بات (سے مراد) گانا ہے، قسم اس خدا کی جسکے سوا کوئی معبود نہیں"-
تین بار اسی کلام و قسم کو دہراتے رہے-

بلکہ خود حدیث میں وارد ہے، حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :-

(۱) لَا یَحِلُّ تَعْلِیْمُ الْمُغَنِّیَاتِ وَلَا بَیْعُھُنَّ وَاَثْمَانُھُنَّ حَرَامٌ، وَفِیْ مِثْلِ ھٰذَا اُنْزِلَتْ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَھْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ- الحدیث-

گانے والی عورتوں کو سکھا اور انکی خرید و فروخت جائز نہیں، اور انکی قیمت حرام ہے- ایسے ہی کام کے بارے میں یہ آیت ہوئی ہے کہ کچھ لوگ کھیل کی بات خریدتے تاکہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے دور کردیں — یہ حدیث امام بغوی نے ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی-

باری تعالیٰ نے ابلیس لعین سے فرمایا :-

اِذْھَبْ فَمَنْ تَبِعَکَ مِنْھُمْ فَاِنَّ جَھَنَّمَ جَزَاؤُکُمْ جَزَاءً مَّوْفُوْرًاo

دور ہوجا، تو ان میں سے جو تیری پیروی کرے تو جہنم تم سب کا بدلہ ہے بھرپور سزا، اور

امام مجاہد کہ از اجلہ تلامذہ سلطان المفسرین عبداللہ بن عباس ست رضی اللہ تعالیٰ عنہم دریں آیہ کریمہ آواز شیطان را بغنا و مزامیر تفسیر کردہ است۔

وَقَالَ تَعَالیٰ :۔ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ ۔ الاٰیہ

اے نبی زنان مومنات را فرمائے کہ بزنند سر اندازہا خود را بر گریبانہائے خود (تا سر و مو و سینہ و گلو ہمہ نہاں ماند) و وانمایند آرائش خود را مگر شوہران یا محارم۔

وَقَالَ تَعَالیٰ فِی اٰخِرِ الکریمۃ :۔
وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ وَتُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

وزناں نہ زنند پاہائے خویش تا دانستہ شود آنچہ نہاں می دارند از آرائش خود، و ہمہ باز گردید بسوئے خدا اے مسلماناں تا بکام رسید۔

وَقَالَ تَعَالیٰ :۔
وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۔

نزدیک مشوید کارہائے بیحیائی را ہر چہ از آنہا آشکارا است و ہر چہ نہاں۔

وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ ان میں سے جس پر تجھے قابو ملے اپنی آواز سے اُسے ہلکا کر اور پھسلا دے۔ (سورہ بنی اسرائیل پ۱۵ ع۷)

امام مجاہد نے جو سلطان المفسرین عبداللہ بن عباس کے جلیل بزرگ شاگردوں میں سے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ اس آیت کریمہ میں "آوازِ شیطان" کی تفسیر گانے اور مزامیر سے کی ہے۔

اور باری تعالیٰ کا ارشاد ہے :۔ اے نبی ایمان والی عورتوں کو حکم دو کہ اپنے دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں (تاکہ سر، بال، سینہ، گلا، سب چھپے رہیں) اور اپنا سنگار ظاہر نہ کریں مگر شوہروں یا محارم کے سامنے۔ (سورۂ نور پ۱۸ ع۱۰)

اور دوسری آیت کریمہ میں ارشاد ہے :۔ اور زمین پر اپنے پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ ان کا چھپا ہوا سنگار جان لیا جائے۔ اور سب کے سب اللہ کی طرف رجوع لاؤ اے مسلمانو! تاکہ مراد کو پہونچو۔ (سورہ نور پ۱۸ ع۱۰)

اور فرمایا :۔ بیحیائیوں کے قریب نہ جاؤ جو ان میں سے کھلی ہیں اور جو چھپی (سورہ انعام پ ع ۶)

بے پردگی اور ناچ وغیرہ

ایں ہمہ آیات وغیر ایہا در تحریم ہمہ اجزائے ایں کارِ شنیع، نصِ منیع ست و در احادیث خود کثرتے ست کہ احصا نتواں کرد۔

بالجملہ زن اجنبیہ را ایں چنیں بے حجابانہ بمجلس مرداں راہ دادن یکے۔ و ہر چہ تمامتر بہر ہیئت و آراستہ بودنش دو۔ و مرداں را بسوئے او بنظر تلذذ دیدن سہ۔ و باعضائے عورت او، از سر و مو و ساعد و بازو و سینہ و گلو نگریستن چہار۔ و سرود و زمزمہ اش پنج۔ و لفظ مزامیر براں آتش تیز و تند شش۔ و پائے کوبی آں زن خاصہ باآواز خلخال و زنگل و زیور ہفت۔ و دیگر حرکات فتنہ انگیز و شہوت خیز ہشت۔ ایں ہمہ ہا در شرع محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حرام و حرام و حرام ست۔ ظُلُمٰتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ۔ الحاصل حرمت ایں فاحشۂ شنیعہ از مزوریات دین محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تا آنکہ ہر کہ او را حلال داند بالقطع والیقین کافر شود والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

یہ آیات اور دوسری آیات اس فعل بد کے تمام اجزاء کی حرمت میں روشن و بلند نص ہیں۔ اور احادیث تو اتنی کثرت سے ہیں کہ شمار نہیں کیا جا سکتا۔

شمار گناہ مختصر یہ ہے کہ اجنبی عورت کو اس طرح بے حجابانہ، مردوں کی مجلس میں راہ دینا ایک۔ اور اس کا تمامتر آراستہ و پیراستہ ہونا دو۔ مردوں کا اس کی طرف نگاہ لذت اندوزی سے دیکھنا تین۔ اور اس کے اعضائے ستر، سر، بال، کلائی، بازو، سینہ گلا کو دیکھنا چار۔ اس کا نغمہ و ترنم پانچ۔ اس تیز و تند آگ پر مزامیر کی آواز چھ۔ پازیب اور پایل جیسے زیور کی آواز کے ساتھ اس عورت کا پاؤں پٹکنا سات۔ دوسری فتنہ انگیز اور شہوت خیز حرکتیں آٹھ۔ یہ سب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شریعت میں حرام، حرام، حرام ہیں۔ ظلمت بعضہا فوق بعض۔ تاریکیاں ہیں ایک کے اوپر ایک۔

حاصل یہ ہے کہ اس بدتر بے حیائی کی حرمت، دین محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مزوریات سے ہے کہ جو شخص اسے حلال جانے قطعاً یقیناً کافر ہو جائے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ (خدا کی پناہ)

ودیگر لہوہائے نامشروع را سائل تفصیل نہ کرد۔ بعضے از لہوہائے ممنوعہ کبیرہ باشد وبعضے صغیرہ کہ باصرار کبیرہ شود ــــ وعلی الاجمال:۔ در حدیث مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آمدہ است۔

كُلُّ شَيْءٍ يَلْهُوْ بِهِ الرَّجُلُ بَاطِلٌ إِلَّا رَمْيَهٗ بِقَوْسِهٖ وَتَادِيْبَهٗ فَرَسَهٗ، وَمُلَاعَبَتَهُ امْرَأَتَهٗ فَإِنَّهُنَّ مِنَ الْحَقِّ۔

ہمہ بازیہا باطل ست، مگر تیر اندازی، واسپ تازی، وبازن خود بازی کہ اینہا از حق ست

رواہ احمد، والدارمی، وابو داؤد، والترمذی النسائی، وابن ماجۃ عن عقبۃ بن عامر ــ والحاکم فی المستدرک عن ابی ہریرۃ ــ والطبرانی فی الاوسط عن امیر المومنین عمر۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

وخود مومن را ایں حدیث عام وتام وجامع ونافع بسند ست کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمود

اَلدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ، مَلْعُوْنٌ مَا فِيْهَا إِلَّا مَا كَانَ مِنْهَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

بر دنیا نفریں وبر ہرچہ در انست نفریں، مگر آنچہ ازاں برائے خدائے عزوجل باشد۔ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ، والضیاء فی المختارہ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بسند حسن۔

دوسرے ناجائز کھیلوں کی سائل نے تفصیل نہ کی ــ ممنوع اور ناجائز کھیلوں میں سے کچھ گناہ کبیرہ ہوتے ہیں، کچھ صغیرہ جو اصرار سے کبیرہ ہو جاتے ہیں ــ

اجمالی حکم یوں ہے کہ حدیث مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں وارد ہے:۔

(ترجمہ) تمام کھیل باطل ہیں مگر تیر اندازی، اسپ تازی (گھوڑا دوڑانا) اور اپنی عورت کے ساتھ کھیل کرنا کہ یہ حق ہیں ــ یہ حدیث امام احمد، دارمی، ابو داؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے عقبہ بن عامر سے ــ اور حاکم نے مستدرک میں ابو ہریرہ سے ــ اور طبرانی نے معجم اوسط میں، امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی [1]۔

مومن کیلئے یہ عام وتام اور جامع ونافع حدیث کافی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:

(۵) دنیا پر لعنت، اور ہر اس چیز پر جو اس میں ہے مگر وہ کہ خدائے عزوجل کے لئے ہو ــ اسے ابو نعیم نے حلیہ میں اور ضیاء نے مختارہ میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بسند حسن روایت فرمایا۔

[1] ایک ہی مضمون کی حدیث متعدد صحابہ سے مروی ہو تو متعدد شمار ہوتی ہے ۱۲ مصباحی غفرلہ۔

ناجائز کھیل

ودر حدیث دیگر [illegible] اسلام [illegible] تعالیٰ علیہ وسلم :-

الدُّنیا مَلعُونَۃٌ وَمَلعُونٌ مَا فِیھَا اِلَّا مَا ابْتُغِیَ وَجْہُ اللّٰہِ تعالیٰ۔

بر دنیا لعنت و بر ہر چہ در آنست لعنت جز آنچہ باُو رضائے خدا خواستہ شود ـــ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ باسنادٍ حسنٍ۔

ودر حدیث آخرست کہ فرمود صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :-

الدُّنیا مَلعُونَۃٌ مَلعُونٌ مَا فِیھَا اِلَّا ذِکْرَ اللّٰہِ وَمَا وَالَاہُ وَعَالِمًا اَوْ مُتَعَلِّمًا

دنیا ملعونہ است، و ہر چہ در وست ہمہ ملعون آنست جز یادِ خدا و آنچہ پسندیدۂ اوست و عالمے یا علم آموزے

رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ودر حدیث آخرست کہ فرمود صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :-

الدُّنیا مَلعُونَۃٌ مَلعُونٌ مَا فِیھَا اِلَّا اَمْرًا بِمَعْرُوفٍ اَوْ نَھْیًا عَنْ مُنْکَرٍ اَوْ ذِکْرَ اللّٰہِ۔

دنیا ملعونہ و ہر چیز دنیا ملعون، جز بہ نیکی فرمودن، و از بدی باز داشتن و یاد خدا ـــ رواہ البزار عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ـــ وعند الطبرانی عنہ فی الاوسط کحدیث ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

ونماز پسِ فاسق بکراہت شدیدہ مکروہ است ـ کما فی الغنیہ وغیرہا ـ وقد فصلناہ فی رسالتنا "النَّھْیُ الاکید عن الصَّلاۃ وراءَ عِدَی التَّقلید"۔

امامتِ فاسق

دوسری حدیث میں حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :-

(۶) دنیا پر لعنت اور ہر اس چیز پر جو اس میں ہے سوا اسکے جس سے خدا کی رضا طلب کی جائے یہ حدیث طبرانی نے معجم کبیر میں حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بسند حسن روایت کی۔

اور ایک حدیث میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے :-

(۷) دنیا ملعون ہے اور جو کچھ اس میں ہے سب ملعون ہے مگر خدا کی یاد، اور وہ جو اُسے پسند ہے اور کوئی عالم یا علم سیکھنے والا ـــ یہ حدیث ابن ماجہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔

(۸) ایک اور حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :-

دنیا ملعون ہے، دنیا کی ہر چیز ملعون ہے مگر نیکی کا حکم دینا، برائی سے روکنا اور خدا کا ذکر کرنا ـــ یہ حدیث بزار نے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ اور ان سے طبرانی نے معجم

حقہ نوشی

وقلیان کشیدن اگر بعقل و حواس فتور آرد [illegible] عامہ کردہ [illegible] رمضان، معمول جہالِ ہندوستان است خود حرام ست لحدیث اُمِّ سَلَمَۃَ [illegible] اللہ تعالیٰ عنہا: نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وَسَلَّمَ عَنْ کُلِّ مُسْکِرٍ وَّمُفْتِرٍ۔ رواہ احمد وابو داؤد بسند صحیح۔

ورنہ اگر تعاہد نکنند و رائحہ کریہہ آرد مکروہ تنزیہی و خلاف اولیٰ باشد آں چنانکہ سیر و پیاز خام ___ واگر ازیں ہم خالی ست مباح محض ست۔ کما حققہ المولیٰ عبدُ الغنیّ النّابلسیّ فی الحدیقۃ وغیرِھا وقد نقلنا القولَ فیہ فی فتاوٰنا۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ أعلم، وعلمہ جلَّ مجدُہ اتمُّ واَحکَمُ۔

اوسط میں جو روایت کی ہے وہ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح ہے۔
فاسق کی اقتدا میں نماز سخت مکروہ ہے۔ جیسا کہ غنیہ وغیرہا میں ہے۔ اور ہم نے اپنے رسالہ "النّہی الاکید عن الصّلوٰۃ و [illegible] عدی التّقلید" میں اس کی تفصیل کی ہے۔

حقہ پینا اگر عقل و حواس میں فتور لائے جیسا کہ افطارِ رمضان کے وقت جاہلانِ ہند کا معمول ہے تو خود حرام ہے کیونکہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر نشہ و فتور لانے والی چیز سے منع فرمایا۔ اسے امام احمد اور ابو داؤد نے بسند صحیح روایت کیا۔

ورنہ اگر احتیاط نہ کریں اور بدبو لائے تو مکروہ تنزیہی و خلاف اَولیٰ ہے جیسے کچا لہسن اور پیاز۔ اور اگر اس سے بھی خالی ہو تو محض مباح ہے۔ جیسا کہ مولانا عبدالغنی نابلسی نے حدیقہ ندیہ وغیرہا میں اس کی تحقیق فرمائی ہے۔ اور ہم نے اپنے فتاوٰی میں اس پر تفصیلی بحث کی ہے۔ (ملاحظہ ہو رسالہ مبارکہ حقۃ المرجان لمہم حکم الدخان مشمولہ فتاوی رضویہ ج ۱۱ شائع شدہ از بریلی شریف ۱۴۰۲ھ) اور اللہ پاک و برتر خوب جانتا ہے اور اس کا علم بہت تام اور پختہ ہے۔ اس کی بزرگی جلیل ہے۔ (مترجم ہے محمد احمد مصباحی بھیروی)

مسئلہ (۱) ۱۴۱۱ھ اسلام ... مرسلہ مولوی محمد ریاست علی خاں صاحب ۔ وارد امپور
خانقاہ مولانا ارشاد ... شاہ سلامت اللہ صاحب ۔ غرہ محرم الحرام ۱۳۲۳ھ

(ترجمہ سوال و جواب)

آپ حضرات علماء کرام کا اس بارے میں کیا ارشاد ہے کہ شادی میں اعلانِ نکاح کی خاطر یا فخر کے طور پر دف بجانا اور بندوقیں چھوڑنا شرع میں جائز ہے یا نہیں؟۔ سند کتاب کے ساتھ بیان فرمائیں کہ روز حساب اجر پائیں۔

نکاح میں دف وغیرہ

خلاصۂ جواب مولانا ریاست علی خانصاحب

اعلان نکاح کی خاطر بے جھانج کے دف بجانا اور بندوق چھوڑنا جائز ہے اور فخر و مستی کے طور پر جائز نہیں ـــــ حدیث میں ہے:۔ اس پر دف بجاؤ روزہ کے افطار، روزہ کے وجوب وقت سحر کے اختتام، اور وقت نصف النہار وغیرہ کے اعلان کے لئے توپ سر کرنا، جائز ہے۔ جیسا کہ اکثر بلادِ اسلام خصوصاً مکۂ معظمہ میں رواج و دستور ہے۔ اس کے پیش نظر اعلان نکاح کی خاطر بندوق چھوڑنے کے جواز میں کیا تامل ہے؟۔ اس کے لئے تو خود صاحب شرع علیہ السّلام کی زبان مبارک سے اعلان کا حکم ہو چکا ہے ـــــ ردالمحتار میں ہے:۔ توپ غلبۂ

مَا قولکم ایُّها العلماءُ الکرام رحمکم اللہ فی ہذ المرام اَنّ ضربَ الدُّفِ والبنادیق فی العُرُسِ لغرض اعلان النکاح او فخریۃ ہَل یجوز عند الشرع ام لا۔ بَیِّنُوا بسند الکتاب، توجروا یوم الحساب۔

خلاصۃ جواب المولوی ریاست علی خاں

یَجُوزُ ضربُ الدف بلا جلاجل، والبنادیق لغرض اعلان النکاح، و لا یجوزُ فخریۃً وتطربا۔ فی الحدیث: اضربوا علیہ بالدّفوفِ ـــــ وضربُ المدافع یجوزُ لاعلان انطار الصوم، وَ لزوم الصوم، واختتام وقت السّحر، ووقت نصف النہار، وغیرہا، کما ہو معتادٌ مُروجٌ فی اکثر بلاد الاسلام خصوصًا فی مکۃ المعظمۃ۔ نَعَلی ہذا ای تأملٍ فی جوازِ ضرب البنادیقِ لغرضِ اعلان النکاح، لانّہ مَامورٌ بالاعلان، من لسانِ صاحب الشرع۔ وفی ردّ المحتار:۔ انّ ضرب المدفع یفیدُ غلبۃَ الظنّ وان کان ضاربہ فاسقًا، لانّ العادۃَ انّ الموقت یذہبُ

ظن پیدا کر دیتی ہے اگرچہ بجانے والا فاسق ہی ہو اس [illegible] رمضان، معروف پر مامور شخص آخر دن میں دارالحکومت جاتا ہے۔ وہاں سے [illegible] اللہ تعالیٰ عنہم مقرر کیا جاتا ہے ان قرائن سے غالب گمان ہو جاتا ہے کہ غلطی نہ ہوگی اور فاسد کرنے کا قصد نہ ہوگا، ورنہ لوگوں کو گنہگار بنانا لازم آئے گا ــــ ردالمحتار ہی میں ہے:۔ ظاہر یہ ہے کہ شہر سے توپوں کی آواز سنکر دیہات والوں پر روزہ رکھنا ضروری ہو جاتا ہے کیونکہ یہ ایک نمایاں علامت ہے جو غلبۂ ظن کا فائدہ دیتی ہے۔ اور غلبہ ظن ایسی حجت و دلیل ہے جو عمل واجب کر دیتی ہے۔ تو ثابت ہوا کہ توپیں سر کرنا ایک جائز رواج ہے۔

ردالمحتار ہی میں ہے:۔ آلۂ لہو بعینہ حرام نہیں بلکہ اس لئے حرام ہے کہ اس لہو کا قصد ہو سننے والے کی طرف سے، یا (اسے بجانے والے) اس میں مشغول ہونے والے کی طرف سے اھ ــــ میں کہتا ہوں غیر شادی میں آلات لہو کی حرمت ارادۂ لہو کے باعث ہے۔ اور شادی میں تو لہو مباح ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اس حدیث سے اس کا ثبوت ہے کہ ایک عورت ایک انصاری مرد کے یہاں شادی کی پہلی شب کو رخصت کی گئی تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ کیا تمہارے ساتھ کوئی لہو نہ تھا انصار کو تو لہو پسند آتا ہے۔ اسے بخاری نے روایت کیا۔ یہ جواب اس تقدیر پر ہے کہ بندوق آلۂ لہو ہے ورنہ اس میں پہلے ہی سے کوئی خرابی نہیں۔ واللہ سبحٰنہ اعلم۔

الی دار الحکم اٰخر النهار فیتعین له وقت ضربه، فیغلب بهٰذه القرائن عدم الخطأ وعدم قصد الافساد، والا لزم تأثیم الناس۔ وایضا فیه: والظاهر انه یلزم اهل القری الصوم بسماع المدافع من المصر لانه علامة ظاهرة تفید غلبة الظن۔ وغلبة الظن حجة موجبة للعمل فثبت ان ضرب المدافع مروج مشروع۔ وایضا فی ردالمحتار:۔ اٰلة اللهو لیست محرمة لعینها بل لقصد اللهو منها اما من سامعها او المشتغل بها اھ ــــ قلت وحرمة اٰلات اللهو لقصد اللهو فی غیر العرس واما فی العرس فاللهو مباح من

لہ اس مسئلہ کی تنقیح فاضل بریلوی کے جواب میں ملاحظہ فرمائیں ۱۲۔ مصباحی غفرلہ۔

اسکی تا[illegible]ید ... [illegible] سلامت اللہ رامپوری کی جواب کا خلاصہ

اعلان نکاح [illegible] کے جواز، بلکہ اس کے مسنون ہونے میں کوئی شک نہیں
فتاوی غیاثیہ میں ہے :- اعلان و تشہیر کے لئے نکاح میں دف بجانا سنت ہے۔ اھ ـــــ
خلاصہ میں ہے :- دف کا جھانجھ گھونگرو سے خالی ہونا ضروری ہے اھ ـــ طبل کا بھی یہی حکم ہے ـ محقق عینی نے فرمایا :- طبل اُس وقت ممنوع ہے جب لہو کیلئے ہو۔ لیکن غیر لہو کیلئے ہو تو اس میں حرج نہیں ـ جیسے غازیوں کا اور شادیوں کا طبل اھ ـــ شادی اور عید کے موقع پر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس دف بجانا ثابت ہے اور اس کی تائید اس سے ثابت ہوتی ہے جو امام احمد اور ترمذی نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔
سرکار نے فرمایا :- حلال وحرام کے درمیان فرق، نکاح میں آواز و اعلان اور دف کا ہونا ہے اور اس سے جو نسائی نے عامر بن سعد سے روایت کی، فرماتے ہیں :- میں قرظہ اور ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس ایک شادی میں آیا جبھی کچھ لڑکیاں گانا گا رہی ہیں میں نے کہا اے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دونوں بدری صحابیو! یہ فعل آپ کے سامنے ہو رہا ہے ؟ - فرمایا :- بیٹھو، اگر چاہو ہمارے ساتھ سنو اور اگر چاہو تو جاؤ - کیونکہ ہمارے لئے شادی کیوقت لہو کی رخصت دی گئی ہے۔

حدیث عائشۃ زفّت امرأۃ الی رجل من الانصار فقال نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ما کان معکم لھوٌ، فان الانصار یعجبھم اللھو، رواہ البخاری ـــ وھذا علی تسلیم انّ البنادیق من الات اللھو والّا فلا شناعۃ فیھا من قبلُ - واللہ سبحٰنہ اعلم -

خلاصۃ جواب الشاہ سلامت اللہ فی تائیدہ

لاریب فی جواز ضرب الدّفّ لاعلان النکاح بل فی سُنّیّتہ - فی الفتاوی الغیاثیّۃ : ضرب الدف فی النکاح اعلاناً وّتشھیراً سنّۃ" اھ ـــ وفی الخلاصۃ : یجب ان یکون بلا صنجات وجلاجل اھ ـــ وکذا الطبل - وقال المحقّقُ العینیُّ :- والطبلُ انّما کان منھیّا اذا کان للّھو - امّا لغیرہ فلا باس کطبل الغزاۃ والعرس اھ ـــ وقد صحّ ضربُ الدّفّ لیلۃ العُرس وفی الاعیاد

خزانۃ المفتین میں ہے ۔ شہرت اور اعلانِ نکاح کے لئے [illegible] رمضان [illegible] کو دف بجانے میں حرج نہیں ۔ فقیہ ابواللیث نے فرمایا [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہم جب اس میں جھانجھ نہ ہوں ۔ اگر ہوں تو مکروہ ہے ایسا ہی ظہیریہ میں ہے اھ ۔

اقول (میں کہتا ہوں) حدیثوں کا مطلق ہونا تو جھانجھ کے ساتھ بھی جواز کا اعلان کر رہا ہے شاید کراہت کا قول کسی اور علت کے تحت ہو [1] ۔ محقق عینی کے کلام سے ظاہر ہوا کہ شادی کا دف اور طبل لہو میں داخل نہیں ۔ اور اگر ہوتا [2] بھی تو نص حدیث کے باعث نکاح میں جائز ہوتا جیسا کہ فاضلِ مجیب نے افادہ فرمایا اور روایت نسائی سے ہم نے اس کی صراحت پیش کی ۔ یوں ہی شادی اور اس جیسے موقعوں پر بندوق اور توپ سر کرنے کے جواز میں بھی کوئی شبہہ نہیں ۔

●

عند النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، وکذالک بما رواہ احمدُ والترمذیُّ عن النبیِّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال : فصل مابین الحلال والحرام الصوت والدُّفُّ فی النکاح ۔ وبما رواہ النسائیُّ عن عامر بن سعدٍ قال : دخلت علی قَرَظَۃَ وابی مسعود الانصاری فی عرس ، واذا جوارٍ یُغَنِّیْنَ ، فقلت : أی صاحبی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واھلِ بدر یُفعل ھذا عندکم فقال اجلس ان شئتَ فاسمع معنا ، وان شئتَ فاذھب فانّہٗ قد رُخِّصَ لنا فی اللھو عند العرس ۔ وفی خزانۃ المفتین : لاباس بان یکون لیلۃ العرسِ دف یُضرب للشہرۃ واعلان النکاح ، قال الفقیہ ابواللیثِ ھٰذا اذا لم یکن علیہ جلاجل ، أما اذا کان فیُکرہُ ، کذا فی الظہیریّۃ اھ ۔ أقول اطلاق الاحادیث یُنادی بجوازہ مع الجلاجل ایضا ۔ ولعلَّ القول بالکراھۃ لعلۃٍ اخری ، وقد ظھر من کلام المحقق العینی انّ دُفَّ العرس وطبلہ لیسا داخلین فی اللھو ، ولوکانا لجاز ایضا فی النکاح بنص الحدیث ، کما افادہ الفاضل المجیب ، وقدّمنا التصریح بذالک فی روایۃ النسائی ۔ وکذا الاشبھۃ فی جواز ضرب البنادیق والمدافع فی العرسِ وامثالہ ۔

[1] اس شبہہ کا حل شافی حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ کے جواب میں ملاحظہ فرمائیں ۱۲ محمد احمد

[2] قابل تنقیح ہے ، فاضل بریلوی کا جواب دیکھیں ۔ ۱۲ محمد احمد ۔

●

... قدس سرہ کا جواب

خداوندا! تیرے ... ، اور تیری ہی طرف قصد ہے، درود نازل فرما اپنے حبیب نور معطی سرور پر، اور ان کی آل واصحاب پر روز قیامت تک

ہاں اعلان نکاح کے لئے، اور شرع کی پسندیدہ خوشیوں میں اظہار مسرت کیلئے دف بجانا جائز ومباح ہے۔ اُس میں کوئی گناہ نہیں بلکہ محبوب قصد کیساتھ مندوب ومطلوب ہے۔ لیکن مردوں کیلئے بہر حال مکروہ ہے [1]، اُس کا جواز صرف عورتوں کیلئے ہے جیسا کہ اکابر علماء نے فرمایا۔ اور صرف کمسن باندیوں اور بچیوں کے شایاں ہے ذی حیثیت آزاد عورتوں کے لائق نہیں۔

درّ مختار میں ہے:۔ شادی میں دف بجانا، جائز ہے۔ اھ ردالمحتار میں فرمایا، اس میں دف بجانے کا جواز عورتوں کے ساتھ خاص ہے۔ معراج سے بحر میں نقل ہے اس ذکر کے بعد کہ:۔ وہ نکاح اور اس جیسے مواقعِ مسرت پر جائز ہے۔ فرمایا وہ مردوں کیلئے بہر حال مکروہ ہے، کیونکہ عورتوں سے مشابہت ہوگی۔ اھ۔

الجواب

اللّٰھُمَّ لک الحمد ؛ والیک القصد ؛ صل علی حبیبک النور ؛ مانح السرور ؛ وعلیٰ اٰلہ وصحبہ الی یوم النشور ؛۔

نعم ضربُ الدُّفِّ لِاعلان النکاح ؛ واظھار السرور فی مستحبّاتِ الافراح ؛ جائزٌ ومباحٌ ؛ مَا فیہ جناحٌ ؛ بل مندوبٌ ومطلوب ؛ بالقصدِ المحبوب ؛ لکن یُکرہ للرجال ؛ بکل حال ؛ وانما جوازہ للنساء ؛ علیٰ مَا قالہ فحول العلماء ؛ وانما ینبغی لنحو الجواری ؛ من الاماءِ والذرادی ؛ دونَ السّروات ؛ ذوات الھیات ؛۔

فی الدر المختار :۔ جاز ضرب الدف فیہ اھ۔ یرید العرس۔ قال فی رد المحتار :۔ جواز ضرب الدف فیہ خاص بالنساء لما فی البحر عن المعراج بعد ذکر انہ مباحٌ فی النکاح ومَا فی معناہ من حادث سرور، قال: وھو

[1] گذشتہ دو جوابوں میں اسکی صراحت نہ ہوسکی۔ ۱۲ م

حدیث: ابن حبان نے اپنی صحیح میں ام [illegible] ابن [illegible] رضی اللہ عنہا سے روایت کی، فرماتی ہیں: میرے پاس انصار کی ایک [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہا [illegible] تو رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا عورتوں نے گانا گایا [illegible] اس قبیلۂ انصار کے لوگ تو گانا پسند کرتے ہیں۔

علامہ علی قاری نے فرمایا: توربشتی فرماتے ہیں: احتمال ہے کہ عورتوں کی جماعت کیلئے صیغۂ غائب ہو (تَغَنَّیْنَ، تفعل سے فعل ماضی جمع مونث غائب) اور ان سے مراد باندیاں اور کم حیثیت عورتیں ہوں جو اس شادی میں صدیقہ کے تابع تھیں — اس لئے کہ شریف و آزاد عورتوں کو دف بجانے سے عار ہوگا۔ اور ہو سکتا ہے کہ صیغہ جمع مونث حاضر ہو (تُغَنِّیْنَ باب تفعیل سے) — اور حکم و اجازت دینے والے کی طرف نسبتِ فعل کے باب سے ہو — **قلت** (علامہ علی قاری فرماتے ہیں) اس کی مؤید اگلی روایت بھی ہے جس میں ارشاد ہے أَرْسَلْتُمْ مَعَهَا مَنْ تُغَنِّيْ کیا تم کسی گانے والی کو اس کے ساتھ بھیجا؟ مرقات ج ۳ ص ۴۲۶۔

مکروہ للرجال، علی کل حال، لِلتَّشَبُّہِ بالنساء۔ اھ۔

**واخرج ابنُ حبان فی صحیحہ عن اُمِّ المؤمنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: کانت عندی جاریۃٌ من الانصار زَوَّجْتُہا فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: الا تَغَنَّیْنَ فان ھذا الحیَّ من الانصار یُحِبُّوْنَ الغناء۔

قال القاری: قال التوربشتی: یحتمل اَنْ یکون علی خطاب الغیبۃ لجماعۃ النساء، والمرادُ ھُنَّ مَنْ تَبِعَہا فی ذالک من الاماءِ والسَّفلۃ، فان الحرائرَ یَسْتَنْکِفْنَ عن ذالک — وان یکون علی خطاب الحضور لَہُنَّ، ویکون من اضافۃ الفعل الی الآمِرِ بہ والآذن فیہ۔ قلت: ویؤیدہ الروایۃ الآتیۃ: ارسلتم معھا من تغنی الخ۔

اما الجلاجل فمن اللّھو الباطل، والنھی عنہا مشھور، وفی زبرِ الصدور مزبور، وذالک لما فیہا من التطریب۔ وقد ذکرھوا

ابا اسلام ، ا...

...باطل کھیل ہے ۔ اس سے ممانعت مشہور ہے اور سینوں کے ... کہ اس میں طرب انگیزی ہے ۔ جب خود سادہ دف بطور طرب ... ہے کہ اس کا کیا حال ہوگا جو بعینہٖ عیب ہے ۔ فاضل مجیب علامہ شامی سے وہ فتاوی سراجیہ سے نقل کر چکے کہ شادی میں دف بجانے کا جواز اسی وقت ہے کہ اس میں گھونگرو نہ ہوں اور طرب کے طور پر نہ بجایا جائے ۔ اھ ۔

زمانہ حدیث اور عہد رسالت میں دف کے اندر گھونگرو ہونے کا ثبوت نہیں ، یہ تو ایک نیا تماشا ہے جسے بعد کے بیکاروں اور تماشائیوں نے ایجاد کیا ـــــ مرقات شرح مشکوٰۃ میں ہے :۔ (تو ہماری کچھ چھوٹی لڑکیاں) جُوَیْرِیَاتٌ" بصیغۂ تصغیر ـــــ کہا گیا کہ ان سے مراد انصار کی بیٹیاں ہیں نہ کہ باندیاں (دف بجانے لگیں) کہا گیا کہ وہ لڑکیاں حدِ شہوت کو نہ پہونچی تھیں اور ان کا دف گھونگروں سے خالی تھا ۔ اکمل الدین بابرتی نے فرمایا :۔ اس سے مراد وہ دف ہے جو متقدمین کے زمانہ میں تھا ۔ لیکن وہ جس میں گھونگرو ہوتے ہیں اسے تو بالاتفاق مکروہ ہونا چاہیئے ۔ ملخصاً (مرقات ج ۳ ص ۲۱۹)

ضرب الساذج علیٰ هَيْأَةِ الطرب ؛ فكيف بما به فى نفسه مَعِيبٌ ؛ وقد تقدّم الفاضل المجيب عن العلامة الشامى عن الفتاوى السراجيه : ان هذا . اى جواز ضرب الدُّفِّ فى العرس اذا لم تكن له جلاجل، ولم يضرب على هيأة الطرب ام

ولم يَثْبُتْ وجودُ الجلاجِل فى الدُّفوف فى زمن الحديث والرسالة ؛ بل هو لهو حديثٌ إخترعه لبعده اهل اللّعب والبطَالة ؛ فى المرقاة شرح المشكوٰة (فجعلت جويرياتٌ لنا) بالتصغير، قيل المرادُ بهنّ بناتُ الانصار لا المملوكات (يضربن بالدف) قيل تلك البناتُ لم تكن بالغاتٍ حَدَّ الشهوة ، وكان دفهنّ غير مصحوب بالجلاجل ـ قال اكمل الدين المرادُ به الدُّفّ الذى كان فى زمن المتقدّمين ، واما ما عليه الجلاجل فينبغى ان يكون مكروها بالاتفاق اه ملخصا ولا يذهبنّ عنك أنّ اللهو حقيقة حرامٌ كلُّها ؛ دِقُّها وجِلُّها ؛

له فاضل موید مولانا رامپوری کے شبہ کا مل ۱۲ احمد رضا ـ

مسئلہ لہو کی تنقیح :۔ خیال رہے کہ حقیقتاً [illegible] بن عباس [illegible] رمضان المعظم [illegible] زیادہ جو شادی وغیرہ میں جائز [illegible] فرمایا گیا [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہم [illegible] مباح ومندوب ارادے سے نہ کہ تماشا اور معیوب کھیل کے [illegible] صورۃً لہو کہا گیا ہے جیسے تینوں سنتوں گھوڑے، عورت اور تیر اندازی سے کھیل کرنے کو اسی بنا پر لہو کہا گیا ہے ۔

اس توضیح سے ظاہر ہوگیا کہ حضرت قرظہ بن کعب اور ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث اور محقق عینی وغیرہ کے اس قول میں کوئی منافات نہیں کہ :۔ دف بجانا بھی ممنوع ہے کہ لہو کیلئے ہو غیر لہو کے لئے ہو تو حرج نہیں، جیسے غازیوں اور شادیوں کا طبل ۔

رد المحتار میں کفایہ شرح ہدایہ سے نقل کرتے ہوئے فرمایا :۔ لہو کا حرام ہونا نص سے ثابت ہے ۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :۔ مومن کا لہو باطل ہے مگر تین چیزوں میں ۔ اپنے گھوڑے کیساتھ کھیل کرنا ۔ تیر اندازی ۔ اور اپنی اہل کیساتھ کھیل کرنا ۔ اھ ۔

قلتُ (فاضل بریلوی فرماتے ہیں) اس حدیث کو حاکم نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انھوں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ان الفاظ میں روایت کیا ۔

امّا ما اُبیح فی العرس ونحوہٖ من ضرب الدُّفِّ وانشادِ الاشعار المباحۃ بالقصد المباح او المندوب : لا للتّلہّی واللّعب المعیوب : فانما سمّی لہواً صورۃً کما سُمّیت السنن الثلث : ملاعبۃ الفرس والمرأۃ والرمی بذالک لذالک بالصورۃ ـــــ فلا منافاۃ بین حدیث قَرَظَۃ بن کعب وابی مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما ، وقولِ المحقق العینی وغیرہ " انما کان منہیًا اذا کان للہو واما لغیرہ فلا بأس کطبل الغُزاۃ والعُرس " ۔

قال فی ردّ المحتار نقلا عن الکفایۃ شرح الھدایۃ : " اللھو حرام بالنص قال علیہ الصلاۃ والسلام : لھو المومن باطل الا فی ثلث : تادیبہ فرسہ ۔ وفی روایۃ ملاعبتُہ بفرسہ ۔ ورمیہ عن قوسہ ۔ وملاعبتہ مع اھلہ اھ

قلتُ رواہ الحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم بلفظ : کُلّ شئ من لھو الدنیا باطل الا ثلاثۃ : انتضالک بقوسک ، وتادیبک فرسک ، وملاعبتک اھلک فانھُنّ من الحق ھذا مختصر

كُلُّ شَيْ [illegible] ثَلٰثَةٌ اِسْتِفْ [illegible] فَرَسَكَ وَمُلَاعَبَ [illegible] مِنَ الْحَقِّ ۔

لہو دنیا کی ہر چیز باطل ہے مگر تین چیزیں تیر اپنی [illegible] دشمنوں [illegible] کرنا، اپنے گھوڑے کو سدھانا [illegible] اپنی زوجہ سے ملاعبت کرنا۔ کہ یہ تینوں حق ہیں۔

یہ حدیث مختصر ہے ۔ حاکم نے کہا صحیح بر شرط مسلم ہے ذہبی نے اس سے اختلاف کیا۔ ابو حاتم اور ابو زرعہ نے بطریق محمد بن عجلان ۔ عن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی حسین اس کے مرسل ہونے کو صحیح بتایا ۔ انھوں نے کہا مجھے حدیث پہونچی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :۔ (اس کے بعد حدیث مذکور بیان کی) ۔ یہ نصب الرایہ میں ہے۔
قلتُ میں کہتا ہوں محمد رجال مسلم سے "صدوق" ہیں ۔ اور عبد اللہ رجالِ صحاح ستہ سے "ثقہ عالم" ہیں ۔ دونوں حضرات صغار تابعین سے ہیں تو ہمارے اصول پر حدیث صحیح ہے ۔

علاوہ ازیں نسائی نے بسندِ حسن جابر بن عبد اللہ اور جابر بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :۔

كُلُّ شَيْئٍ لَيْسَ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ فَهُوَ لَهْوٌ وَلَعِبٌ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ اَرْبَعَةً : مُلَاعَبَةُ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ وَتَادِيْبُ الرَّجُلِ فَرَسَهُ وَمَشْيُهُ بَيْنَ الْغَرَضَيْنِ وَتَعْلِيْمُ الرَّجُلِ السِّبَاحَةَ ۔

جو چیز بھی یادِ خدا سے نہیں وہ لہو و لعب ہے مگر چار چیزیں مرد کا اپنی عورت سے کھیل کرنا، اپنے گھوڑے کو سدھانا، دو ہدفوں کے درمیان چلنا، تیراکی سکھانا۔

وقال صحيح على شرط مسلم ۔ ونازعه الذهبي، وصحح ابو حاتم وابو زرعة ارساله من طريق محمد بن عجلان عن عبد الله بن عبد الرحمن بن ابي حُسَيْن قال :۔ بَلَغَنِي ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال فذكره ۔ قاله في نصب الراية قلتُ محمد صدوق من رجال مسلم، وعبد الله ثقة عالم من رجال الستة ۔ كلاهما من صغار التابعين ۔ فالحديث صحيحٌ على اصولنا ۔
علا ان النسائى روى بسند حسن عن جابر بن عبد الله وجابر بن عُمَير

امام طبرانی نے معجم اوسط میں امیر المومنین [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible]
نبی صلی اللہ تعالیٰ [illegible] ایک [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہم [illegible]
کُلُّ لَھْوٍ یُکْرَہُ اِلَّا مُلَاعَبَۃُ الرَّجُلِ اِمْرَأَتَہٗ وَمَشْیَہٗ بَیْنَ الْھَدَفَیْنِ وَتَعْلِیْمَہٗ فَرَسَہٗ۔
[illegible] اپنی عورت سے کھیل کرنا، دو ہدف کے بیچ چلنا، اپنے گھوڑے کو سکھانا۔

توحدیث بلاشبہہ صحیح ہے۔
دونوں فاضل کامل، صاحب ریاست وسلامت و نفاست وکرامت جناب مجیب وجناب مؤید کی مراد بھی یہی ہوگی۔ (کہ وہ جو صورۃً لہو کہا جاتا ہے۔ جائز ہے) (شادی میں جواز لہو سے)

رہا اعلان نکاح کیلئے **بندوق کی گولی چھوڑنا** تو اس میں شک نہیں کہ نکاح میں اعلان مطلوب ومندوب ہے تاکہ فرق ہوجائے نکاح میں اور سفاح وزنا میں جو چھپایا جاتا ہے بتایا نہیں جاتا۔ اور مقصود ہے دور والوں کو آگاہ کرنا، کیونکہ حاضرین تو حاضری کے سبب جان لیں گے۔ اسی لئے تو دف بجانا اور معروف طریقہ پر آواز بجانے اعلان کرنے کا حکم ہوا کیونکہ دور والا تو اسی چیز سے جان پائیگا جو لوگوں میں متعارف ہو۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہم عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال: کل شیٔ لیس من ذکر اللہ فہو لہو ولعب الا ان یکون اربعۃ: ملاعبۃ الرجل امرأتہ وتادیب الرجل فرسہ، ومشی الرجل بین الغرضین، وتعلیم الرجل السباحۃ
واخرج الطبرانی فی الاوسط عن امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: کل لھو یکرہ الا ملاعبۃ الرجل امرأتہ ومشیہ بین الھدفین، وتعلیمہ فرسہ۔
فالحدیث صحیح لاشک وکان ھذا ھو مُرادُ الفاضلین الکاملین ذوی الریاسۃ والسلامۃ والنفاسۃ والکرامۃ، المجیب والمؤید باباحۃ اللہو فی العرس۔
اما ضرب بندقۃ الرصاص لاعلان النکاح فلاشک ان الاعلان مطلوب

حدی[illegible] ...سلہ کا ارشاد اُس (آوازِ بندوق) کو بھی شامل ہے [illegible] ...

فصلُ مَا بینَ الحلال والحرامِ الصَّوتُ والدُّفُّ فی النکاح — حلال وحرام کے درمیان فرق یہ ہے کہ نکاح میں آواز ہوتی ہے اور دَف۔

اس حدیث کو امام احمد و ترمذی نے روایت کیا، ترمذی نے اُسے "حسن" بتایا۔ اور ابن حبان، دارقطنی، حاکم اور ابن طاہر نے اسے "صحیح" کہا۔

تو حدیث پاک میں حضور نے دف کو خاص نہ کیا، بلکہ مطلق آواز کو رکھا، اور عطف کے ذریعہ مغایرت پیدا کی (جس سے ظاہر ہوا کہ آواز الگ چیز ہے اور دف الگ، اور دونوں ہی سے حلال و حرام کے درمیان فرق ہوتا ہے)۔ بندوق بھی ایک آواز ہی ہے جس سے اعلان ہوتا ہے بلکہ اِس مقصد میں اسے زیادہ دخل ہے۔

علامہ علی قاری نے فرمایا:۔ ابن ملک فرماتے ہیں:۔ مقصود اِس بات کی ترغیب دینا کہ معاملۂ نکاح کا ایسا اعلان ہو کہ دور والوں پر بھی مخفی نہ رہے فرمایا: شرح السُنۃ

فیہ، مندوب الیہ فصلا بین النکاح، والسفاح: الّذی یکتم، ولا یُعلم — والمقصود اعلام الاباعد والاقاصی، فان الحضور: یعلمونہ بالحضور۔ ولذا امر بالدّفوف: واضطراب الاصوات علی الوجہ المعروف — فان العلم للقاصی انما یحصل بما ہو متعارف عندہم وقد شملہ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم فصل ما بین الحلال والحرام الصوت والدُّف فی النکاح — رواہ الائمۃ احمد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ وابن حِبان والحاکم عن محمد بن حاطب الجمحی رضی اللہ تعالیٰ عنہ — حسّنہ الترمذی وصححہ ابن حِبان والدارقطنی والحاکم وابن طاہر۔

فلم یخُص بالدُّفِّ بل اَطلَقَ الصَّوتَ، وغایَرَ بالعطف۔ والبندقۃ صوت یحصل بہ الاعلام؛ بل ادخل فی المرام۔

قال القاری قال ابن الملک:۔ المرادُ الترغیبُ الی اعلانِ امرِ النکاح بحیثُ لا یخفٰی علی الاباعد — قال، وفی شرح السنۃ، معناہ اعلانُ النکاح

میں ہے کہ اس [illegible] پھیل گیا۔ اھ۔
جیسے کہا جاتا ہے فلاں [illegible]

مختصر یہ کہ نہی مفقود ہے، اور یہ عمل مفیدِ مقصود ہے تو اس کا جواز بلا شبہ حاصل وموجود ہے اور ممانعت کی بات مردود ہے۔ کیا کسی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اس چیز سے روکے جس سے اللہ ورسول نے نہیں روکا! ۔ جلّ جلالہٗ۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

لیکن بعض جاہل وہابیوں ۔ اور میری حیات کی قسم! وہابیہ میں جاہلوں کے سوا اور کوئی ہے بھی نہیں ۔ کا گمان کہ "یہ (بندوق چھوڑنا) اسراف ہے (کیونکہ اس سے کم خرچ میں دف بجاکر مقصد حاصل ہو جاتا ہے) اور اسراف حرام ہے"۔ یہ اسراف کے معنی سے اِن وہابیہ کی بے خبری ہے ۔ اس سے بڑی جہالت یہ ہے کہ ان کے اَجہل نے اسکی تحریم میں یہ آیۂ کریمہ پڑھ ڈالی۔ اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ ط بے شک فضول اڑانے والے، شیطانوں کے بھائی ہیں ۔ بے چارے کو پتہ نہیں کہ کتنا واضح فرق ہے، اچھے مقصد میں خرچ کرنے میں اور برے یا بے فائدہ کام کے اندر خرچ کرنے میں؟ ۔ (وہابیہ کے طور پر) مقصد خواہ جائز بلکہ نیک ہی ہو لیکن اس میں خرچ کرنا

واضطراب الصوت به والذکر فی الناس، کما یقال: فلان تذهب صوته فی الناس۔ اھ۔

بالجملة فالنّهیُ مفقود؛ ویُفید المقصود؛ فالجواز موجود؛ والمنع مردود؛ وهل لاحدٍ اَنْ یَّنْهیٰ عمّا لم یَنْهَ عنه اللّٰهُ ورسولُه جلّ جلالُه وصلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلّم

امّا زعمُ بعضِ جَهلةِ الوهابیة ۔ وَلَعَمْرِی مَا فی الوهابیة الّا الجهلة ۔ انّه اِسراف، والاسراف حرامٌ فجهلٌ منهم بمعنی الاسراف ۔ واعظمُ منه اَنّ اَجْهَلَهُمْ تلا فی تحریمه اٰیة۔ اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ۔ وَلَمْ یَدْرِ المِسکین۔ مافی الانفاق فی غرضٍ محمودٍ وفی مذمومٍ او فی عَبَثٍ مِنْ بَوْنٍ مُّبِیْنٍ؛ ولو کان کل انفاق شیٔ فی غرضٍ مباحٍ بل ومحمودٍ اِسرافًا مذمومًا اذا امکن حصوله باقلّ منه، لکان کُلُّ توسّعٍ فی مَاکلٍ اومشربٍ؛

اِسراف مذ [illegible] سکے خرچ میں ممکن ہو اگر یہ قاعدہ ہوتا تو کھانے پینے، شادی [illegible] تمام [illegible] دیمی [illegible] ت وفراخی اختیار کرنا حرام ہوتا ــــــ (جس [illegible] جائز ہوتا جو ضروری ہو کہ اس سے کم میں کام نہ چل سکے) حالانکہ یہ بلا کسی نزاع کے صریح نصوص اور اجماع کے خلاف ہے ــــ ہمارا رب عزّ وجلّ فرماتا ہے

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ۔ تم فرماؤ کس نے حرام کی اللہ کی وہ زینت جو اس نے اپنے بندوں کے لئے ظاہر کی۔ اور پاکیزہ رزق۔

اور ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُحِبُّ اَنْ يُّرٰى اَثَرُ نِعْمَتِهٖ عَلٰى عَبْدِهٖ ۔ اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے کہ اس کی نعمت کا اثر اس کے بندے پر دیکھا جائے ۔

اسے ترمذی نے بافادۂ تحسین، اور حاکم نے بافادۂ تصحیح عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ــــ باوجودیکہ حدیث صحیح میں نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بھی ہے :۔

بِحَسْبِ ابْنِ اٰدَمَ لُقَيْمَاتٌ يُّقِمْنَ صُلْبَهٗ ۔ الحدیث کافی ہیں ابن آدم کو چند لقمے جو اس کی پیٹھ سیدھی رکھیں ۔

تین لقموں پر قناعت منظور نہ ہو تو اس کے لئے حضور نے یہ رکھا کہ پیٹ کے تین حصے کرے تہائی، کھانے کے لئے، تہائی پانی کے لئے، تہائی، سانس لینے کے لئے حالانکہ بھرپیٹ کھانے کے جواز پر سب کا اجماع ہے ۔

او منکح او مرکب او ملبس او مسکن حراما ــ وھو خلاف الاجماع والنصوص الصریحۃ بلا نزاع ۔ وھذا ربنا عزوجل قائلا :۔ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ۔ وھذا نبینا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قائلا :۔ اِنَّ اللّٰهَ تعالٰی يُحِبُّ اَنْ يُّرٰى اَثَرُ نعمتہ علٰی عَبْدِہٖ ــ رواہ الترمذی وحسنہ، والحاکم وصححہ، عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما ــ مع قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی الحدیث الصحیح : بِحَسْبِ ابْنِ اٰدَمَ لُقَيْمَاتٌ يُّقِمْنَ صُلْبَهٗ ۔ الحدیث ۔ وجعل لمن ابی التثلیث ــ وقد اجمعوا علی جوازہ حتی الشبع ــ

یہ مانعین جو اللہ پر اُن باتوں ... کہ ... رمضان ... بتاتی ہیں کہ یہ حرام ہے، یہ ناجائز ہے ... رضی اللہ تعالیٰ عنہم ... کھانے کھاتے ہیں نرم و نازک کپڑے پہنتے ہیں، اور کیا کیا کرتے ہیں ۔ خالانکہ ... خرچ کرتے ہیں اگر اس کے دسویں حصے پر اکتفا کرتے تو کافی ہوتا ۔ دف بجانا بھی تو خرچ سے خالی نہیں، قیمت یا اُجرت تو دینی ہی ہے ۔ ہو سکتا ہے یہ بسا اوقات بارود کے دام سے زیادہ کا پڑ جائے ۔

اِسراف کا معنی ہے نامحمود غرض میں خرچ کرنا، میانہ روی سے آگے بڑھنا، اور حد سے تجاوز کرنا و بس ۔ اب دیکھو کہ اِسکو اُس سے کیا نسبت ؟ ۔ اور اللہ تمہاری ہدایت کا مالک ہے ۔

ہاں جو تفاخر کا ارادہ کرے تو یہ یکبارگی سب کا سب حرام ہے ۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنْ کَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا بیشک اللہ کو پسند نہیں غرور کرنیوالا شیخی مارنیوالا ۔ اور اسمیں دف اور بندوق ہی کی کیا خصوصیت ؟ اگر قرآن کی تلاوت کرے اور تفاخر کی نیت ہو تو یہ بھی ناجائز و حرام ہے اور تلاوت کرنیوالا گنہگار و خطا کار ہے جیسا کہ ظاہر ہے ۔

یہ وہ ہے جو ہمارے نزدیک اِس باب میں ہے ۔ اور ہمارا پاک رب صحیح و درست کو خوب جاننے والا ہے ۔ اللہ تعالیٰ درود نازل فرمائے ہمارے آقا و مولیٰ، اور ان کی آل و اصحاب پر ۔ آمین ۔

وانت تریٰ ھولاء الناھین المجترئین علی اللّٰہ تعالیٰ بما تصف السنتھم الکذب: أن ھذا حرامٌ، وھذا ممنوعٌ یاکلون الالوان، ویلبسون الرقاق، ویفعلون ویفعلون ۔ ولو اجتزؤا العشر مما انفقوا لکفیٰ ۔ وضرب الدف ایضا لایخلو عن نفقۃ: اما ثمن واما اجرۃ ولعلہ قد یفوق ثمن البارود ۔ وانما السرف الصرف الیٰ غرضٍ لایحمد: وتعدی القصد وتجاوز الحد: فانظر این ھذا من ذاک ؟ واللّٰہ یتولیٰ ھداک:

نعم من اراد التفاخر فذالک الحرام جملۃ واحدۃ ۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنْ کَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا ۔ ولا اختصاص لھذا بالدف والبندقۃ، بل لو تلا القراٰن ونوی التفاخر لکان حرامًا محظورًا: والتالی اٰثمًا مَوْزُوْرًا ۔ کما لا یخفیٰ ۔ نھذا عندنا فی الباب: وربنا سبحنہ اعلم بالصواب: وصلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ سیدنا ومولنا والاٰل والاصحاب: اٰمین ۔

●

مسئلہ ۱۰۱۱ [illegible] مرسلہ امداد علی صاحب رجمنٹ اسکوتوالی [illegible] ۲۸ ربیع الاول [illegible]

عالم علوبہ [illegible] یم تبعد تعظیم۔

جناب عالی! ــــــ یہاں ایک امر میں دو فریق برسر جنگ ہیں، وہ یہ کہ وقتِ نکاح زید کو خوشبو لگانا اور پھولوں کا گلے میں ڈالنا مسنون ہے یا ممنوع؟ ــــــ یہاں ایک مولوی کاشمیری پھولوں کا گلے میں ڈالنا ناجائز فرماتے ہیں اور بہت زور دیتے ہیں۔ لہذا امیدوار کہ جناب ازراہِ شفقتِ بزرگانہ جو بات حق ہو جواب سے مشرف فرمائیں۔

خوشبو اور پھولوں کے ہار

الجواب

خوشبو لگانا سنّت ہے اور خوشبو کی چیزیں پھول پتی وغیرہ پسندِ بارگاہِ رسالت ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وبارک وسلم۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

حُبِّبَ اِلَیَّ مِنْ دُنْیَاکُمُ النِّسَاءُ وَالطِّیْبُ وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ

تمہاری دنیا میں سے دو چیزوں کی محبت میرے دل میں ڈالی گئی۔ نکاح اور خوشبو۔ اور میری آنکھ کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ــــ رواہ الامام احمد والنسائی والحاکم والبیہقی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند جید۔

اور فرماتے ہیں:۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

مَنْ عُرِضَ عَلَیْهِ رَیْحَانٌ فَلَا یَرُدُّہٗ فَاِنَّہٗ خَفِیْفُ الْمَحْمِلِ طَیِّبُ الرِّیْحِ۔

جسے سامنے خوشبو نبات پھول پتی وغیرہ پیش کی جائے تو اسے رد نہ کرے کہ اس کا بوجھ ہلکا اور بو اچھی ہے۔ بوجھ ہلکا یہ کہ پیش کرنے والے پر مشقت نہیں ۔۔۔۔ کوئی بھاری احسان نہیں۔ رواہ مسلم وابوداؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

اور فرماتے ہیں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اَرْبَعٌ مِّنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِیْنَ: الْخِتَانُ، وَالتَّعَطُّرُ، وَالنِّکَاحُ، وَالسِّوَاکُ

چار باتیں انبیائے مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سنتوں سے ہیں۔ ختنہ کرنا، اور خوشبو لگانا اور نکاح، اور مسواک ــــ رواہ الامام احمد والترمذی والبیہقی فی شعب الایمان عن ابی ایوب الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ قال الترمذی حسن غریب۔

صحیح بخاری شریف میں ہے :۔ [illegible]

ان النبی صلی اللہ [illegible] علیہ وسلم [illegible]

لا یرد الطیب۔ [illegible] والامام احمد

والترمذی والنسائی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

ہار کہ گلے میں پہنیں ان میں پھولوں سے اسی قدر زائد ہے کہ انھیں ایک ڈورے میں پرو لیا ہے۔ اور گلے میں ڈالنا وہی خوشبو سے فائدہ لینا، اور اپنے جلیس آدمیوں اور فرشتوں کو فرحت پہونچانا ہے۔ کہ کسی برتن میں رکھیں تو اس کا ساتھ لیے پھرنا دقت سے خالی نہیں، اور ہاتھ میں لیے رہیں تو ہاتھ بھی رکے، اور پھول بھی جلد کملا جائیں۔ تو اس قدر سے ممانعت و حرمت و ناجوازی کس طرف سے آگئی؟۔

امام ابن امیر الحاج محمد محمد حلبی حلیہ میں احادیث متعددہ ذکر کرکے فرماتے ہیں:

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَاصٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اَنَّہٗ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم عَلٰی اِمْرَاَۃٍ وبین یَدَیْھَا نوًی اَوْحَصًی تُسَبِّحُ بِہٖ فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُکِ بِمَا ھُوَ اَیْسَرُ عَلَیْکِ مِنْ ھٰذا، اَوْ اَفْضَلُ؟۔ فَقَالَ: سُبْحٰنَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی السَّماءِ وسُبْحٰنَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی الْاَرْضِ وسُبْحٰنَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا بَیْنَ ذٰالِکَ وسُبْحٰنَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا ھُوَ خَالِقٌ واللہ اکبر مِثْلَ ذٰالِکَ، وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مِثْلَ ذٰالِکَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ مِثْلَ ذٰالِکَ ــــ رواہ ابو داؤد والترمذی والنسائی وابن حبان فی صحیحہ والحاکم وقال صحیح الاسناد۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک عورت کے پاس تشریف لائے جسکے سامنے کھجور کی گٹھلیاں یا کنکریاں تھیں جن سے وہ تسبیح کر رہی تھی حضور نے فرمایا: کیا میں تجھے اس سے آسان و بہتر چیز نہ بتا دوں؟ ــــ تو فرمایا: سبحٰن اللہ عدد ما خلق فی السماء وسبحٰن اللہ عدد ما خلق فی الارض وسبحٰن اللہ عدد ما بین ذالک وسبحٰن اللہ عدد ما ھو خالق واللہ اکبر اسی کے مثل۔ اور لا الٰہ الا اللہ اسی کے مثل اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ اسی کے مثل ــــ اسے روایت کیا ابو داؤد، ترمذی، نسائی نے اور اپنی صحیح میں ابن حبان نے اور حاکم نے اسے صحیح الاسناد بھی بتایا۔

فلم ینھھا عن ذالک وانما

تو حضور نے اس عورت کو اس عمل سے

... ان مکر ... ثم ...
بجواز اتخاذ السُبحة المعروفة لاحصاء عدد التسبیح وغیرہ من الاذکار من غیر ان یتوقف علی ورود شیٔ خاص فیھا بعینھا، بل حدیث سعد ھذا کالنص فی ذالک اذ لا تزید السبحة علی مضمونہ بضم النوی ونحوہ فی خیط، ومثل ذالک لا یظھر تاثیرہ فی المنع ـ فلا جرم ان نقل اتخاذھا والعمل بھا عن جماعة من السادة الاخیار ـ واللہ سبحٰنہ الموفق ـ

منع نہ فرمایا بلکہ اس کے عمل سے آسان تر اور ... دشمنی ارشاد ہدایت فرمائی ـ اگر وہ ... مکروہ ہوتا تو ضرور اسے بیان فرماتے ـ

پھر یہ احادیث تسبیح وغیرہ اذکار کا عدد شمار کرنے کے لئے "معروف تسبیح" بنانے کے جواز پر شاہد ہیں ـ یہ جواز بعینہ تسبیح کے بارے میں کوئی خاص حکم وارد ہونے پر موقوف نہیں ـ بلکہ حضرت سعد کی یہ حدیث گویا اس بارے میں نص ہے ـ اس لئے کہ "تسبیح" میں اس حدیث کے مضمون سے زائد صرف یہی بات ہے کہ (وہ گٹھلیاں منتشر تھیں اور) تسبیح میں گٹھلیوں یا ان کے مثل کسی چیز کو ایک دھاگے میں جمع کرلیا جاتا ہے ـ اور اتنی بات کا ممانعت میں کوئی اثر ظاہر نہیں ہوسکتا ـ یہی وجہ ہے کہ تسبیح بنانا اور اسے عمل میں لانا برگزیدہ و منتخب بزرگوں کی ایک جماعت سے منقول ہے ـ اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ توفیق دینے والا ہے ـ ۱۲ مترجم

جو اسے ناجائز کہتا ہے شریعت مطہرہ پر افترا کرتا ہے ـ اگر سچا ہے تو بتائے کہ اللہ و رسول نے اسے کہاں منع فرمایا ہے ـ اور جب اللہ و رسول نے منع نہ فرمایا تو دوسرا اپنی طرف سے منع کرنے والا کون؟ ـ جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـ واللہ سبحٰنہ وتعالیٰ اعلم ـ

○
○
○

مسئلہ (۴) ازمدراس ۔ جنتا دھارا [illegible] ن عا نہ کرد [illegible] رمضان [illegible]
حاجی سید عبدالغفار صاحب [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ
پھولوں کا سہرا جس میں نلکیاں اور پی [illegible] بینوا توجروا ۔

الجواب

پھولوں کا سہرا جیسا سوال میں مذکور ، رسوم دنیویہ سے ایک رسم ہے جس کی ممانعت شرع مطہر سے ثابت نہیں ، نہ شرع میں اس کو کرنے کا حکم آیا ، تو مثل اور تمام عادات ۔ رسومِ مُباحہ کے مباح رہے گا ۔

شرع شریف کا قاعدۂ کلیہ ہے کہ جس چیز کو خدا اور رسول اچھا بتائیں وہ اچھی ہے اور جسے بُرا فرمائیں وہ بُری ، اور جس سے سکوت فرمائیں یعنی شرع سے نہ اس کی خوبی نکلی نہ برائی ، وہ اباحتِ اصلیہ پر رہتی ہے کہ اس کے فعل و ترک میں ثواب نہ عقاب — یہ قاعدہ ہمیشہ یاد رکھنے کا ہے کہ اکثر جگہ کام آئے گا ۔

آج کل مخالفین اہل سنت نے یہ رَوِش اختیار کرلی ہے کہ جس چیز کو چاہا شرک ، حرام ، بدعت ، ضلالت ، کہنا شروع کر دیا اگرچہ وہ فعل صحابہ کرام یا تابعین عظام ، یا ائمہ اَعلام سے ثابت ہو ۔ اگرچہ وہ فعل اس نیک بات کے عموم و اطلاق میں داخل ہو جسکی خوبیاں صریح قرآن و حدیث میں مذکور ہیں ۔ پھر سہرہ وغیرہ رسمی باتوں کی تو کیا حقیقت ہے ؟ — اور اس پر طرّہ یہ ہوتا ہے کہ اہل سنت سے پوچھتے ہیں تم جو اِن چیزوں کو جائز بتاتے ہو قرآن و حدیث میں کہاں جائز لکھا ہے ؟ —— حالانکہ ان کو اپنی خوش فہمی سے اتنی خبر نہیں کہ جائز کہنے والا دلیلِ خاص کا محتاج نہیں ، جو ناجائز کہے وہ قرآن و حدیث میں دکھلائے کہ اِن افعال کو کہاں ناجائز لکھا ہے —— کیا اہل سنت پر لازم ہے کہ وہ جس جس چیز کو جائز و مباح بتائیں اسکی خاص صورت کا حکم ، قرآن و حدیث میں دکھائیں ، اور تم پر کچھ ضرور نہیں کہ جس چیز کو حرام ، بدعت ، گمراہی کہو خاص اُس کی نسبت ان حکموں کی تصریح کتاب و سنت میں دکھا دو ؟ ؟ —

ان امور کی قدرے تفصیل مسئلۂ قیام میں فقیر نے ذکر کی ، اور تحقیقِ کامل تصانیف علمائے اہلِ سنت میں ہے ۔ شکر اللہ مَسَاعِیَھُمُ الْجَمِیْلَۃ ۔

جب یہ قاعدۂ شرعیہ معلوم ہولیا تو سہرہ کا حکم خود ہی کھل گیا ۔ اب جو ناجائز

پھولوں کا سہرا

[illegible] رعت [illegible] سے ثابت کر دکھائے۔ ورنہ جانِ برادر!
شرع تمہاری [illegible] ممنوع کہہ دو۔

اور سفہاء [illegible] بدعت [illegible] کے مسائل میں حدیث " مَنْ اَحْدَثَ فِی اَمْرِنَا هٰذَا " وغیرہ پیش کرتے ہیں محض بے محل اور اغوائے جہال کہ اس قدر تو طائفہ اسمٰعیلیہ کو بھی مسلّم کہ بدعتِ ضلالت وہی ہے جو بات دین میں نئی پیدا ہو، اور دنیوی رسوم و عادات پر حکم بدعت نہیں ہو سکتا۔ مثلاً انگرکھا پہننا، پلاؤ کھانا، یا دولہا کو جامہ پہنانا، دولھن کو پالکی میں بٹھانا، اسی طرح سہرا، کہ اُسے بھی کوئی دینی بات سمجھ کر نہیں کرتا، نہ بغرضِ ثواب کیا جاتا ہے۔ بلکہ سب ایک رسم ہی جان کر کرتے ہیں۔ ہاں اگر کوئی جاہل اَجہل ایسا ہو کہ اسے دینی بات جانے تو اس کی اس بیہودہ سمجھ پر اعتراض صحیح ہے۔

اِسی طرح سہرے کے باب میں حدیث " مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ " پیش کرنا، اور یہ کہنا کہ ہندو بھی سہرا باندھتے ہیں تو ان سے مشابہت نکلے گی محض غلط کہ حدیث میں لفظ " تَشَبُّه " مذکور ہے، اور اس کے معنی اپنے آپ کو کسی کے مشابہ بنانا۔ تو حقیقۃً یا حکماً قصدِ مشابہت پایا جانا ضروری ہے۔ مثلاً ایک شخص کوئی فعلِ خاص اس نیت سے کرے کہ کفار کی سی شکل پیدا ہو، یا اگرچہ وہ یہ ارادہ نہ کرے مگر وہ فعل شعارِ کفار اور انکی علامت خاصہ ہو جس سے وہ پہچانے جاتے ہوں۔ جیسے سر پر چوٹیا، ماتھے پر ٹیکا، گلے میں جنیو، الٹے پردے کا انگرکھا، وعلیٰ ھٰذا القیاس۔ تو بیشک اُن صورتوں میں ذم و وعید وارد، اور حدیث " مَنْ تَشَبَّهَ " اس پر صادق۔ نہ یہ کہ مطلقاً کسی بات میں اشتراک موجبِ ممانعت ہو، یوں تو انگرکھا ہم بھی پہنتے ہیں، ہندو بھی پہنتے ہیں، پھر کیا اس وجہ سے انگرکھا پہننا حرام ہو جائے گا؟ — اور اگر پردے کا فرق کفایت کرے تو کیا نلکیوں اور بنّی کا نہ ہونا، اور اس سہرے کی صورت اُن کے سہرے سے جدا ہونا، کافی نہ ہوگا؟؟۔

اصل بات یہ ہے کہ بربنائے تشبّہ کسی فعل کی ممانعت اسی وقت صحیح ہے کہ جب فاعل کا قصدِ مشابہت ہو۔ یا وہ فعل اہلِ باطل کا شعار و علامت خاصہ ہو جس کے سبب وہ پہچانے جاتے ہوں۔ یا اگر خود اس فعل کی مذمت شرعِ مطہر سے ثابت ہو تو برا کہا جائے گا، ورنہ ہرگز نہیں اور سہرا ان سب باتوں سے پاک ہے۔ یہ قاعدہ بھی ضرور یاد رکھنے کا ہے۔ جس سے مخالفین کے اکثر اوہام کا علاج ہوتا ہے۔

دُرِمُختار میں بحر الرائق سے منقول [illegible]

اَلتَّشَبُّهُ بِھِمْ لَا یُکْرَہُ فِی کُلِّ شَیْئٍ بَلْ فِی الْمَذْمُوْمِ وَفِیْ مَا یُقْصَدُ بِہِ التَّشَبُّہُ۔

[illegible] ن سے مشابہت [illegible] قصد کیا جائے۔

مولانا علی قاری شرح فقہ اکبر امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں فرماتے ہیں۔

اِنَّا مَمْنُوْعُوْنَ عَنِ التَّشَبُّہِ بِالْکَفَرَۃِ وَاَھْلِ الْبِدْعَۃِ فِی شِعَارِھِمْ، لَا مَنْھِیُّوْنَ عَنْ کُلِّ بِدْعَۃٍ وَلَوْ کَانَتْ مُبَاحَۃً سَوَاءٌ کَانَتْ مِنْ اَفْعَالِ اَھْلِ السُّنَّۃِ اَوْ مِنْ اَفْعَالِ اَھْلِ الْبِدْعَۃِ فَالْمَدَارُ عَلَی الشِّعَارِ۔

ہم کو یہ منع ہے کہ کفار و اہل بدعت کے شعار[3] میں تشبہ کریں، نہ یہ کہ ہر بدعت منع ہو اگرچہ مباح ہو۔ اب چاہے وہ اہلسنت کے افعال سے ہو یا کفار و مبتدعین (بدمذہبوں) کے فعلوں سے — تو مدار کار شعار پر ہے

بالجملہ خلاصہ یہ ہے کہ سہرا نہ شرعاً منع نہ شرعاً ضروری یا مستحب۔ بلکہ ایک دُنیوی رسم ہے۔ کی تو کیا؟ نہ کی تو کیا۔ اِس کے سوا جو کوئی اُسے حرام گناہ بدعت ضلالت بتائے وہ سخت جھوٹا، بر سرِ باطل۔ اور جو اُسے ضروری لازم، اور ترک کو شرعاً موجبِ تشنیع، جانے وہ بڑا جاہل — واللہ تعالیٰ اعلم، وعلمہ اتمّ واحکم۔

○ ○

ابا اسلام، ا...

کیا فر... ...تے ہیں کہ ایک برات یہاں سے پیلی بھیت جائے گی۔ میزبان ... ہے کہ ... ممنوع شرعی برات کے ساتھ راہ میں نہ ہوگا اسٹیشن ریل پیلی بھیت پر پہونچ کر سب ہمراہیوں کو کھانا کھلایا جائے گا اور ان میں جو لوگ ممنوعات شرعیہ سے پرہیز رکھتے ہیں انھیں کھانا کھلاتے ہی دولہن کے مکان پر معاً بھیج دیا جائے گا کہ وہ علیحدہ مکانوں میں قیام کریں اور ممنوعات کے جلسہ سے بچیں۔ انھیں بھیجنے کے بعد برات ہمراہ باجہ وغیرہ کے دولھن کے گھر جائے گی اور وہاں دوسرے مکان میں ناچ اور آتشبازی وغیرہ ہوگی۔

اس صورت میں ایسی برات کی شرکت درست ہے یا نہیں؟ — اور کچھ لوگوں نے عہد نامہ لکھا تھا کہ جو ایسی شادیوں میں ناچ گانا کریں گے ہم ہرگز ان سے نہ ملیں گے انھیں بھی شرکت چاہیے یا نہیں؟ — بَیِّنُوْا تُوْجَرُوْا

الجواب

(۱) اگر یہ شخص جانتا ہے کہ میری خاطر اُن لوگوں کو ایسی عزیز ہے کہ بحالتِ منکراتِ شرعیہ میں شرکت سے انکار کروں گا تو وہ مجبورانہ ممنوعات سے باز رہیں گے اور میرا شریک نہ ہونا گوارا نہ کریں گے تو اس پر واجب ہے کہ بے ترک منکرات شرکت سے انکار کرے — خزانۃ المفتین میں ہے:

رَجُلٌ اِتَّخَذَ ضِیَافَۃَ الْقَرَابَۃِ اَوْ وَلِیْمَۃً وَاتَّخَذَ مَجْلِسًا لِاَھْلِ الْفَسَادِ فَدَعَا رَجُلًا اِلَی الْوَلِیْمَۃِ قَالُوْا اِنْ کَانَ ھٰذَا الرَّجُلُ بِحَالٍ لَوِامْتَنَعَ عَنِ الْاِجَابَۃِ مَنَعَھُمْ عَنْ فِسْقِھِمْ لَا تُبَاحُ الْاِجَابَۃُ بَلْ یَجِبُ عَلَیْہِ اَنْ لَّا یُجِیْبَ لِاَنَّہٗ نَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَرِ۔

کسی نے رشتہ کی ضیافت یا ولیمہ کا اہتمام کیا۔ اور بروں کے لئے بھی کوئی مجلس رکھی پھر کسی شخص کو ولیمہ کی دعوت دی علما فرماتے ہیں کہ اس شخص کی اگر یہ حالت و منزلت ہے کہ شرکت سے باز رہے تو ان لوگوں کو فسق سے روک دے گا تو اس کے لئے حاضر ہونا جائز نہیں بلکہ اس پر واجب ہے کہ حاضر نہ ہو کیونکہ یہ نہی عن المنکر اور برائی سے روکنا ہے۔ (مترجم)

۲ اور اگر جانتا ہے کہ میری عزت [illegible] بن [illegible] کرد [illegible] ساتھ ہوں گا تو وہ منکرات شرعیہ نہ کر سکیں [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] ثواب [illegible]علم ہے کہ شریک ہو ـــــ ردالمحتار [illegible] روایہ

إِذَا عَلِمَ أَنَّهُمْ يَتْرُكُوْنَ ذٰلِكَ احْتِرَامًا لَهُ فَعَلَيْهِ أَنْ يَذْهَبَ. اتقانی۔

جب جانے کہ لوگ اس کے احترام میں منکر چھوڑ دیں گے تو لازم ہے کہ جائے۔ (مترجم)

۳ اور اگر یہ دونوں صورتیں نہیں تو اگر جانتا ہے کہ جہاں کھانا کھلایا جائے گا وہیں منکرات شرعیہ ہوں گے اور برات والے کا وعدہ محض حیلہ ہی حیلہ ہے تو ہرگز نہ جائے ـــــ قال تعالیٰ :۔

فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝

تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھو۔ (کنزالایمان پ ۷ ع ۱۴ ات ۶۸)

ہدایہ میں ہے :۔

لَوْ عَلِمَ قَبْلَ الْحُضُوْرِ لَا يَحْضُرُ لِأَنَّهُ لَمْ يَلْزَمْهُ حَقُّ الدَّعْوَةِ

اگر حاضر ہونے سے پہلے جان لے تو نہ حاضر ہو کیونکہ حق دعوت اس پر لازم نہ ہوا (مترجم)

کفایہ میں ہے :۔

لِأَنَّ إِجَابَةَ الدَّعْوَةِ إِنَّمَا تَلْزَمُ إِذَا كَانَتِ الدَّعْوَةُ عَلٰى وَجْهِ السُّنَّةِ۔

اس لئے کہ دعوت پر حاضر ہونا اسی وقت لازم ہوتا ہے جب دعوت سنت طریقہ پر ہو۔ (مترجم)

۴ اور اگر واقعی ایسا ہی ہے کہ نفس دعوت منکرات سے خالی ہوگی اگرچہ دوسرے مکان میں لوگ مشغول گناہ ہوں تو شرکت میں کوئی حرج نہیں ـــــ

قَالَ تَعَالٰی :۔

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ أُخْرٰى

اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائیگی (کنزالایمان پ ۲۲ ع ۱۵ ات ۱۸)

غایت یہ کہ میزبان گناہگار ہے۔ پھر شرعاً گناہگار کی دعوت بھی دعوت ہے جب کہ وہ خود گناہ پر مشتمل نہ ہو ـــــ خزانۃ المفتین میں ہے :۔

اِنْ [illegible] لُوْلَمْ يُجِبْ لَا يَسْمَعُهُمْ عَنِ الفِسْقِ [illegible] وَيَطْعَمُ وَيُنْكِرُ مَعْصِيَتَهُمْ وَفِسْقَهُمْ، لِاَنَّهٗ اِجَابَةُ الدَّعْوَةِ، وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَاجِبَةٌ اَوْ مَنْدُوْبَةٌ فَلَا تُمْنَعُ بِمَعْصِيَةٍ اِقْتَرَنَتْ بِهَا۔

⑤ مگر عالم اگر جانے کہ میری اتنی شرکت پر بھی عوام مجھے متہم و مطعون کریں گے تو نہ جائے کہ مواقع تہمت سے بچنا چاہئے اور مسلمانوں پر فتح باب غیبت[1] ممنوع ہے۔

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَبِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا یَقِفُ مَوَاقِفَ التُّهَمِ۔ ذکرہ الشرنبلالی وغیرہ۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے: جو اللہ پر اور پچھلے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ تہمت کی جگہوں پر نہ کھڑا ہو۔ (مترجم)

⑥ یوہیں وہ عہد کرنے والے نہ جائیں کہ خلاف عہد معیوب ہے۔ قَالَ تَعَالٰی وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ کَانَ مَسْئُوْلًا۔

اور عہد پورا کرو بیشک عہد سے سوال ہونا ہے۔ (کنزالایمان پ ۱۵ ع ۴ ت ۳۴)

واللّٰہ تعالیٰ اعلم

[1] غیبت کا دروازہ کھولنا ۱۲ م

○

فہرست

...ہا اسلام ...

...د حدیث ... تفاخر کی حرمت

مسئلہ ... تا ص ۳۹

پھولوں کا ہار ۔ خوشبو کی چیزیں ۔ دانہ والی تسبیح کی اصل

مسئلہ ⑦ ص ۴۰ تا ص ۴۲

پھولوں کا سہرا ۔ سہرا ایک دنیوی رسم ہے ۔ ایک ضروری قاعدۂ کلیہ ۔ بدعت ضلالت ۔ حدیث مَنْ تَشَبَّہَ ۔ تشبّہ کا صحیح معنی ۔ خلاصۂ بحث ۔

مسئلہ ⑧ ص ۴۳ تا ص ۴۵

جس شادی یا دعوت میں ممنوع شرعی ہو اس میں شرکت کے احکام ۔

◯

المجمع الاسلامی

[illegible]

- جد الممتار (حاشیۂ شامی عربی) امام احمد رضا قادری
- جشن میلاد النبی مولانا علوی مالکی
ترجمہ:۔ مولانا یٰسین اختر مصباحی ۲/
- مستشرقین کا انصاف و تعصب مولانا علوی مالکی ۲/
ترجمہ:۔ مولانا افتخار احمد قادری ۲/۵۰
- نور و نار پروفیسر مسعود احمد ۶/
- اجالا 〃 〃 〃 ۲/۵۰
- امام احمد رضا کے ایمان افروز وصایا شریف
مولانا حسنین رضا (مع اضافہ جدیدہ) ۲/۵۰
- حقوقِ والدین مع حقوقِ اولاد و حقوقِ مسلم
امام احمد رضا قادری ۲/۵۰
- عرفان رضا ڈاکٹر الٰہی بخش اعوان ۳/۵۰
- کلام رضا نظیر لدھیانوی ۴/۵۰
- اثبات ایصال ثواب مفتی شریف الحق صاحب ۳/
- مزارات پر عورتوں کی حاضری امام احمد رضا ۱/۹۰
- اذان قبر 〃 〃 ۲/
- فیض الحکمۃ ترجمہ ہدایۃ الحکمۃ مولانا احمد القادری ۳/۷۵
- امام احمد رضا اور ردّ بدعات و منکرات مولانا یٰس اختر ۴۰/
- براءتِ علی از شرک جاہلی امام احمد رضا قادری ۲/۵۰
- انتخاب کلام اعلیحضرت مرتب مولانا عبد المبین نعمانی ۳/۵۰
- نوائے نعت 〃 ۴/

- مسنون دعائیں مرتب مولانا عبد المبین نعمانی ۲/
- صحابہ کا عشق رسول صوفی محمد اکرم رضوی ۱۰/
- تذکرۂ میلاد رسول علامہ ابن کثیر، ترجمہ مولانا افتخار احمد ۱/
- عقائد علماء دیوبند (المصباح الجدید) حافظ ملت ۲/
- فضائل قرآن مولانا افتخار احمد قادری ۱۶/
- نور الایمان (زیارت آثار مبارکہ)
مولانا عبد الحلیم فرنگی محلی، مولانا افتخار احمد قادری ۱۰/

منتظر طبع

- بادۂ حجاز (نعتیں) مولانا بدر القادری ۱۵/
- الرحیل (قومی و اصلاحی نظمیں) 〃 〃 ۱۵/
- اہمیت زکوٰۃ امام احمد رضا قادری
- فوائد صدقات 〃 〃
- رسوم شادی 〃 〃
- حجب العوار عن مخدوم بہار 〃
- خلافت صدیق و علی 〃 〃
- تقدیر و تدبیر 〃 〃
- ذبیحۂ اولیاء • دعوت میت 〃 〃
- احادیث شفاعت 〃 〃
- باغی ہندوستان (جنگ آزادی کی خونیں داستان
از مجاہد آزادی علامہ فضل حق خیر آبادی مدفون انڈمان۔
ترجمہ و سوانح علامہ فضل حق خیر آبادی از محمد عبد الشاہد خاں شروانی ۳۵/

مراسلت کا پتہ

المجمع الاسلامی فیض العلوم محمد آباد گوہنہ ضلع اعظم گڈھ یوپی ۲۷۶۴۰۳

امام احمد رضا
اور
ردِّ بدعات و منکرات
تصنیف، مولانا یٰسین اختر مصباحی، رکن المجمع الاسلامی مبارک پور
تقریب، مولانا محمد احمد مصباحی، رکن المجمع الاسلامی، صدر المدرسین فیض العلوم محمد آباد گوہنہ
تقدیم، پروفیسر محمد مسعود احمد (پی، ایچ، ڈی)
تقریباً چھ سو صفحات پر امام احمد رضا کی ہمہ جہت شخصیت کا فکر انگیز تعارف۔
حرفِ آغاز (از مؤلف) اور تقریب و تقدیم، مستقل دعوتِ فکر و نظر۔
امام احمد رضا بحیثیت مفسر۔ محدث۔ فقیہ۔ عبقری۔ ایشیا کا عظیم محقق۔ بلند پایہ شاعر۔ عاشق رسول۔ نائبِ غوث الوریٰ (نمایاں عنوانات۔ جن پر مفصل گفتگو کی گئی ہے اور نئے گوشے سامنے لائے گئے ہیں۔)
انیسویں بیسویں صدی کی مختلف تحریکات کا جائزہ اور امام احمد رضا کی تجدیدی و اصلاحی خدمات کا بصیرت افروز تذکرہ۔
بدعات و منکرات کی تردید
میں امام احمد رضا کا بے مثال کردار
اس خصوص میں ان کی کتابوں اور عبارتوں کا حقیقت افروز انتخاب
جو ہدایت و اصلاح کی نمایاں تصویر بھی ہے اور ترکِ منکرات و اتباعِ حسنات کا داعی بھی۔
کتاب کا ورق ورق حقائق و شواہد سے لبریز
معلومات کی ایک ضخیم دستاویز
زبان و بیان کی دلکشی
متانتِ تحقیق کی پاکیزگی
پوری کتاب ذہن و فکر کی دنیا میں ایک خوشگوار انقلاب کا مقدمہ
دانشوروں تاریخ نگاروں اور اربابِ تحقیق کے لئے بہترین رہنما — صفحات ۵۸۴ سائز ۲۳×۳۶/۱۶ قیمت ۴۲/- روپے
(۱) مکتبہ انوار المصطفےٰ ۶/۵-۲-۲۳ مغل پورہ۔ حیدر آباد۔ اے پی۔
(۲) مکتبہ استقامت ۲۸۸/۴۴ ریل بازار کانپور
(۳) حق اکیڈمی۔ مبارک پور۔ اعظم گڈھ
(۴) رضوی کتاب گھر۔ فیض پور، ۴۲۱۳۰۲ بھیونڈی۔
(۵) مکتبۃ الحبیب ۱۴۰ اٹرسُیا۔ الہ آباد
(۶) رضا اکیڈمی۔ ۱۳۰ علی عمر اسٹریٹ۔ بمبئی ۳۔
(۷) قادری اکیڈمی شترخانہ رامپور ۲۴۴۹۰۱
(۸) لطیفیہ بکڈپو۔ مومن پورہ۔ ناگپور
(۹) الحاز بکڈپو۔ ناخدا مسجد گیٹ ۲۳ زکریا اسٹریٹ۔ کلکتہ ۷۳
(۱۰) مکتبہ مشرق۔ ۱۱۲ کانکر ٹولہ۔ پرانا شہر۔ بریلی
(۱۱) مکتبہ رفاہِ عام۔ درگاہ خواجہ بندہ نواز گلبرگہ۔ کرناٹک
ناشر
المجمع الاسلامی۔ فیض العلوم۔ محمد آباد گوہنہ ضلع اعظم گڈھ۔ یوپی پن ۲۷۶۴۰۳
ALMAJMAUL ISLAMI, FAIZUL ULOOM, Mohammadabad Gohna, Azamgarh (U.P.) 276403

Marfat.com